ہفت روزہ

ندائے خلافت

لاہور

23

www.tanzeem.org

5 تا 11 رجب المرجب 1432ھ/7 تا 13 جون 2011ء

اس شمارے میں

پاکستان میں فوجی آپریشنز کی تاریخ اور نتائج

حقیقتِ موت

کافروں کو دوست نہ بناؤ!

پاکستان کے دفاعی نظام پر حملے، ہدف کیا ہے؟

ایمان کے ضمن میں ایک بہت بڑا مغالطہ

غزوۂ احزاب: کھرے اور کھوٹے میں امتیاز کی کسوٹی

مثبت کام کی بنیاد توڑ ڈالو!

تنظیم اسلامی کی دعوتی و تربیتی سرگرمیاں

رعایا کے دکھ سکھ کی فکر

جس زمانے میں عرب شدید قحط سے دوچار تھا، حضرت عمرؓ کے پاس روغن زیتون سے چپڑی ہوئی روٹی آئی۔ آپؓ نے پوچھا: ''آج کل کیا سب لوگوں کو اس قسم کا کھانا میسر ہے؟'' جواب ملا، نہیں۔'' آپؓ نے اسی وقت کھانا واپس کر دیا۔ جب تک قحط دور نہ ہو گیا، نہ گوشت کھایا اور نہ روغن زیتون کو ہاتھ لگایا۔

ذمہ داری اور آخرت کی باز پرس کا اس قدر احساس تھا کہ ہر وقت لرزہ براندام رہتے تھے۔ رات کی تنہائی میں بیٹھ کر رو رو کر اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی دعائیں کرتے۔ ایک دن بیوی نے دیکھ لیا۔ وجہ پوچھی۔ آپؓ نے ٹالنا چاہا، مگر بیوی نے اصرار کیا تو فرمایا: ''میں اس امت کے چھوٹے بڑے اور سیاہ و سپید سارے معاملات کا ذمہ دار ہوں۔ ملک میں پھیلے ہوئے غریب، فقیر، بے نوا اور گم شدہ، قیدی میرے سپرد ہیں۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ان کے متعلق مجھ سے سوال کرے گا اور رسول اللہ ﷺ ان کی طرف سے مدعی ہوں گے۔ میں جب اپنی ذمہ داری اور قیامت کے دن اس کی جواب دہی کا تصور کرتا ہوں، تو مارے خوف کے میرے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور آنسو نکل آتے ہیں۔ میں اس معاملے میں جس قدر غور کرتا ہوں، اسی قدر میری حالت غیر ہوتی جاتی ہے۔

بعض لوگ آپ کے گریہ و بکا پر افسوس کرتے، آپ جواب دیتے! ''تم لوگ میرے رونے پر افسوس کرتے ہو، حالانکہ اگر فرات کے کنارے بکری کا ایک بچہ بھی ہلاک ہو جائے تو عمر اس کے بدلے میں پکڑا جائے گا۔''

حکمران صحابہ ؓ

محمود احمد غضنفر

الھدیٰ (467)

ڈاکٹر اسرار احمدؒ

سورۃ یونس

(آیات: 4تا6)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِلَيۡهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِيۡعًا ؕ وَعۡدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَـلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيۡمٌۢ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۞ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعۡلَمُوۡا عَدَدَ السِّنِيۡنَ وَالۡحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالۡحَـقِّ ۚ يُفَصِّلُ الۡاٰيٰتِ لِقَوۡمٍ يَّعۡلَمُوۡنَ ۞ اِنَّ فِى اخۡتِلَافِ الَّيۡلِ وَالنَّهَارِ وَمَا خَلَقَ اللّٰهُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَّقُوۡنَ ۞

''اُسی کے پاس تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ وہی خلقت کو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر وہی اس کو دوبارہ پیدا کرے گا۔ تاکہ ایمان والوں اور نیک کام کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے۔ اور جو کافر ہیں ان کے لئے پینے کو نہایت گرم پانی اور درد دینے والا عذاب ہوگا کیونکہ وہ (اللہ کا) انکار کرتے تھے۔ وہی تو ہے جس نے سورج کو روشن اور چاند کو منور بنایا اور چاند کی منزلیں مقرر کیں، تاکہ تم برسوں کا شمار اور (کاموں کا) حساب معلوم کرو۔ یہ (سب کچھ) اللہ نے تدبیر سے پیدا کیا ہے۔ سمجھنے والوں کے لئے وہ (اپنی) آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے۔ رات اور دن کے (ایک دوسرے کے) پیچھے آنے جانے میں اور جو چیزیں اللہ نے آسمان اور زمین میں پیدا کی ہیں (سب میں) ڈرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں۔''

یہاں بتایا کہ تم سب کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے اور یہ اللہ کا پختہ اور سچا وعدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی وہ ہستی ہے جو پہلی بار پیدا کرتا ہے، پھر وہ اِس کا اعادہ کردے گا۔ یعنی اگر پہلی مرتبہ پیدا کرنا اُس کے لیے مشکل نہیں تھا تو دوسری مرتبہ کرنا کیوں مشکل ہو جائے گا۔ کسی بھی کام کو پہلی مرتبہ کرنا مشکل ہوتا ہے، دوسری مرتبہ تو آسان ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اگر اللہ نے پہلے پیدا کیا ہے تو وہ دوبارہ کیوں نہیں پیدا کرے گا۔ اور اللہ دوبارہ اس لیے پیدا کرے گا تاکہ وہ اُن لوگوں کو جو ایمان لائے اور جنہوں نے اچھے عمل کیے، جن کی اللہ کے دین کے لیے خدمات، قربانیاں اور مشقتیں ہیں، انصاف کے ساتھ جزا دے، ان کی پوری قدر دانی ہو، اور جو لوگ کفر کریں گے، آخرت میں اُن کے کفر کی پاداش میں ان کے پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی ہوگا۔

وہی ہے جس نے سورج کو چمکدار بنا دیا اور چاند کے اندر بھی نور رکھ دیا۔ چونکہ خود سورج کے اندر عمل احتراق (combustion) جاری رہتا ہے، اس لیے سورج کی روشنی کے لیے لفظ ''ضیاء'' آیا ہے، لیکن یہی روشنی کہیں منعکس (reflect) ہو کر آئے گی تو نور کی شکل ہوگی۔ اور یہ ہمیں معلوم ہے کہ چاند کی روشنی اور سورج کی روشنی میں بڑا فرق ہے۔ اسی لیے قرآن مجید میں دونوں کے لیے مختلف الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ سورج کی اپنی چمک ہے اور چاند کی روشنی reflected ہے۔ اور اللہ نے چاند کی منزلیں مقرر کردیں، تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب کرسکو۔ اللہ نے یہ سب کچھ حق کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ یہ ایک سنجیدہ، بامقصد اور نتیجہ خیز تخلیق ہے۔ اور اللہ اپنی آیات کی تفصیل کرتا ہے، اُن لوگوں کے لیے جو علم حاصل کرنا چاہیں۔

یقیناً رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں اور جو کچھ اللہ نے آسمانوں اور زمین میں بنایا ہے اُن لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں جن کے اندر تقویٰ ہے، جو گناہوں سے بچتے ہیں جن کی اخلاقی حس بیدار ہے۔

فرمان نبویؐ

پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

کسی کی نقل اتارنا

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا اُحِبُّ اَنِّيْ حَكَيْتُ اَحَدًا وَّاَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا)) (رواہ الترمذی)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں پسند نہ کروں گا کہ کسی کی نقل اتاروں، خواہ مجھے اتنا اور اتنا معاوضہ مل جائے۔''

زبان سے گالی گفتار، لعن طعن اور سخت کلامی یا پیچھے کسی کی برائی کرنا تو سب سمجھدار لوگ برا سمجھتے ہیں اور اس کو چھوڑ دینے کی نصیحت بھی کرتے ہیں اور مانتے ہیں کہ یہ باتیں باہمی میل جول کے لئے زہر قاتل ہیں۔ اس حدیث میں جس چیز سے منع فرمایا گیا ہے یہ ایذا رسانی اور غیبت کی بدترین شکل ہے۔ دوسروں کی نقلیں اتارنا خواہ تفریح طبع کے لیے ہو یا تضحیک اور رسوائی کے لئے انتہائی مذموم اور انسانیت سے گری ہوئی بات ہے۔ اس سے نہ صرف دوسرے کی توہین ہوتی ہے بلکہ نقل اتارنے والا خود بھی اپنے آپ کو دوسروں کی نگاہوں میں گرا لیتا ہے۔

تا خلافت کی بنا ' دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب وجگر

قیام خلافت کا نقیب

ہفت روزہ — لاہور

ندائے خلافت

5 تا 11 رجب المرجب 1432ھ — جلد 20
7 تا 13 جون 2011ء — شمارہ 23

بانی: اقتدار احمد مرحوم

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید

نائب مدیر: محبوب الحق عاجز

مجلس ادارت

ایوب بیگ مرزا — محمد یونس جنجوعہ

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلشر: محمد سعید اسعد' طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس' ریلوے روڈ' لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:

67-اے' علامہ اقبال روڈ' گڑھی شاہو' لاہور-54000
فون: 36316638-36366638 فیکس: 36271241
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے' ماڈل ٹاؤن' لاہور-54700
فون: 03-35869501 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 450 روپے
بیرون پاکستان

انڈیا------------------------(2000 روپے)
یورپ' ایشیا' افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ' کینیڈا' آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ' منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی رائے سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

اداریہ

ایوب بیگ مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان میں فوجی آپریشنز کی تاریخ اور نتائج

پاکستان میں فوجی آپریشن کی تاریخ طویل بھی ہے اور نتائج کے اعتبار سے انتہائی خوفناک اور عبرت ناک بھی ہے۔ 1971ء میں مشرقی پاکستان میں فوجی آپریشن سے اگر آغاز کیا جائے تو یہ پہلا آپریشن ہی پاکستان کو دولخت کرنے کا باعث بنا۔ اگرچہ پاکستان کی اِس شکست و ریخت میں بھارت نے کلیدی رول ادا کیا، لیکن یہ تو معمولِ دنیا ہے کہ جب کسی گھر میں طوفانِ بدتمیزی تمام حدود پھلانگ جائے گا۔ تو ہمسائے لاتعلق نہیں رہیں گے اور جب ہمسایہ قسم کھائے بیٹھا ہو کہ وہ موقع ضائع نہیں کرے گا پھر یہ کہ جب خود گھر والوں کے جھگڑا کھڑا کرنے سے پہلے ہی علم بلکہ یقین ہو کہ ہمسایہ ازلی اور پیدائشی دشمن ہے تو یہ گلہ شکوہ کرنا کہ بیرونی مداخلت ہوئی ہے یقیناً احمقانہ فعل ہے۔ بہرحال اس فوجی آپریشن نے پاکستان کو مغربی پاکستان تک محدود کر دیا۔ شروع شروع میں کہا جاتا رہا What remains of Pakistan بعد ازاں ہم اس پاکستان پر مطمئن بلکہ شاداں نظر آئے۔ اس نئے پاکستان کے پہلے حکمران یعنی ذوالفقار علی بھٹو نے اس سے قطعی طور پر کوئی سبق نہ سیکھا اور حکومت سنبھالنے کے کچھ دیر بعد ہی بلوچستان میں فوجی آپریشن کیا اور بلوچوں میں نفرتوں کے بیج بو دیئے۔ پہلی بار وہاں سے قوم پرست درشت انداز میں سامنے آئے اور باہم تلخی پیدا ہوئی۔ من دیگرم تو دیگری کی فضا پیدا ہوگئی بلکہ یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ فضا میں زہر گھول دیا گیا۔ ایک بات فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ فوجی آپریشن اکثر و بیشتر فوری نتائج بڑے اچھے ظاہر کرتا ہے۔ فضا پُرسکون محسوس ہونے لگتی ہے، اور خاموشی طاری ہو جاتی ہے۔ تنگ نظر، کم ظرف، محدود سوچ کے مالک اور صرف اپنے آج کو بہتر دیکھنے والے اس صورت حال یعنی ظاہری سکون اور وقتی خاموشی کو کامیابی و کامرانی قرار دینے لگتے ہیں۔ لیکن یہ خاموشی زہر قاتل ہوتی ہے جس کا فوجی آپریشن کرنے والوں اور کرانے والوں کو کوئی ادراک نہیں ہوتا۔

بلوچستان پر ایک سے زائد فوجی آپریشن کا تجربہ کیا گیا۔ سابق صدر پرویز مشرف کے بلوچستان میں فوجی آپریشن خصوصاً سردار اکبر بگٹی کے قتل کے بعد سچ پوچھیے تو بلوچستان کا پاکستان کے ساتھ تعلق جبر اور زبردستی کا تعلق ہے۔ یہ تعلق اب توپ و تفنگ سے قائم رکھا جا رہا ہے۔ ظاہراً بڑا مضبوط حقیقت میں کچے دھاگے سے بھی کمزور۔ سردار اکبر بگٹی سے ہمیں ہزار اختلاف تھا لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ قوم پرستوں کی قطار میں سب سے آخر میں کھڑے تھے اور اِن میں سے سب سے زیادہ پاکستان سے تعلق قائم رکھنے کے قائل اور مفاہمتی جذبہ رکھتے تھے۔ لیکن اِس فوجی آپریشن کا نتیجہ ہے کہ اکبر بگٹی کا پوتا براہمداغ بگٹی ہمارے دشمنوں کی گود میں جا بیٹھا ہے اور آزاد بلوچستان کے علاوہ کسی مفاہمتی فارمولے پر بات کرنے کو بھی تیار نہیں۔ ہر فوجی آپریشن نے پاکستان کے ضعف اور کمزوری میں اضافہ کیا۔ ہر فوجی آپریشن مرکز کو مضبوط کرنے اور حکومتی رٹ کو قائم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، لیکن ہر فوجی آپریشن مرکز گریز رجحانات پیدا کرتا ہے، فضا کو مسموم اور زہریلا کر دیتا ہے، محبتوں کو دشمنیوں میں تبدیل کر دیتا ہے، لیکن ہماری سول جمہوریتیں اور فوجی آمریتیں پاکستان کے جسد کو آپریشنز سے چھلنی کرتی چلی گئیں۔ بعض چھوٹے آپریشن نتائج کے اعتبار سے بڑے آپریشنز سے بھی زیادہ ہلاکت خیز ثابت ہوئے۔ لال مسجد آپریشن اس کی ایک مثال ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ بدنیت حکمران نے جان بوجھ کر اور سوچ سمجھ کر پہلے اس پھنسی کو پھوڑا بنایا۔ پھر اس کا سرجیکل آپریشن کیا۔ ظاہراً آپریشن چند دنوں میں اختتام کو پہنچ گیا۔ فتح کے شادیانے بجا دیئے گئے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ اس آپریشن کے نتائج نے پاکستان نامی مریض کو ہسپتال کے عام وارڈ سے نکال کر ICU میں داخل

کرادیا۔ پھر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ سوات آپریشن اور جنوبی وزیرستان میں آپریشن نے پاکستان کو بے سدھ کر دیا۔ اب زخم پے در پے لگ رہے ہیں۔ لیکن پاکستان حساسیت کھو رہا ہے، جیسے نیم مردہ زخم کھانے پر بھی کراہنے کی طاقت نہیں رکھتا ہے۔ وہ بمشکل خود کو جنبش دے رہا ہو۔ ایسی صورت حال میں جب بڑے بوڑھے اور معاشرے کے ذہین اور فہیم لوگ دوا کی بجائے لواحقین کو دعا کی ترغیب دے رہے ہوں لیکن ڈاکٹر شاید اپنے پیسے کھرے کرنے کے لیے یا شاید اپنی نوکری پکی کرنے کے لیے ایک اور آپریشن تجویز کرے، ایک ایسا آپریشن جس کے بارے میں وہ خود کہہ رہے ہوں کہ یہ کہیں جان لیوا ثابت نہ ہو جائے۔

ایک بار پھر "ملکی مفاد" کے تقاضے کے تحت شمالی وزیرستان میں آپریشن کی باتیں سننے میں آ رہی ہیں۔ وہ ملکی مفاد جس نے پاکستان کو دولخت کیا۔ وہی ملکی مفاد جس نے بلوچستان کو بارود کا ڈھیر بنا دیا۔ وہی ملکی مفاد جس نے دہشت گردی کی آگ بھڑکا رکھی ہے اور وہ بے قابو ہو کر وطن عزیز کو جلا کو بھسم کیا چاہتی ہے۔ وہی ملکی مفاد جس نے دوست افغانستان کو دشمن افغانستان میں تبدیل کر دیا ہے۔ خدارا ہوش کے ناخن لیں۔ ہم حکومت اور تمام مقتدر قوتوں کو برملا کہے دیتے ہیں کہ شمالی وزیرستان پر حملہ کرنا پاکستان کے Death warrant پر دستخط کرنا ہے۔ اس فوجی آپریشن کے بعد پاکستان کی جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت دشوار ہی نہیں، ناممکن ہو جائے گی۔ یہ آپریشن وطن سے غداری کے مترادف ہوگا۔ یہ آپریشن ملک دشمنی ہے۔ یہ آپریشن پاکستان کو دشمن کے لیے تر نوالہ بنا دے گا۔ اس آپریشن سے پاکستان کے تمام شہروں میں آگ جنگل کی آگ کی طرح پھیلے گی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ امریکہ اس آپریشن کے لیے زور ہی اس لیے دے رہا ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ پاکستان اس سے destablize ہو جائے گا۔ نیٹو فورسز کے داخلے کے لیے عذر حاصل ہو جائے گا۔ پاکستان میں انارکی پھیل جائے گی۔ پھر دنیا امریکہ اینڈ کمپنی کے اِن دلائل کو تسلیم کر لے گی کہ پاکستان کے ایٹمی اثاثہ جات کی حفاظت اب پاکستان کے بس کی بات نہیں رہی۔ لہٰذا عالمی امن کو محفوظ رکھنے کے لیے اُنہیں اپنی حفاظت میں لے لینا یا تباہ کر دینا یہ امریکہ اور اتحادیوں کا قانونی، اخلاقی اور انسانی فریضہ ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ سی آئی اے اور موساد نے امریکی انتظامیہ کی مدد سے نائن الیون کا جو ڈرامہ رچایا تھا اُس میں کچھ امریکی مفادات تھے جو وہ کچھ حاصل کر سکا ہے اور کچھ نہیں۔ اسرائیل کا اصل مفاد یہ تھا کہ اِسی بہانے پاکستان کو ایٹمی صلاحیت سے محروم کیا جائے، تاکہ عراق کی تباہی و بربادی کے بعد وہ اس خطرہ سے بھی بے فکر ہو جائے جو کسی وقت اُسی کی سلامتی کو لاحق ہو سکتا ہے اور یہ بھی یاد رکھیے کہ جونہی ہم ایٹمی صلاحیت سے محروم ہوں گے، بھارت مہینوں یا ہفتوں میں نہیں دنوں میں پاکستان پر چڑھ دوڑے گا اور اپنی دیرینہ خواہش اکھنڈ بھارت کی تکمیل چاہے گا۔ یہ حقائق ہیں۔ حکومت اور مقتدر قوتیں ان کا ادراک کریں۔ شمالی وزیرستان پر ٹال مٹول کی ضرورت نہیں۔ صاف اور کھلا انکار کیا جائے اور اِس بے چہرہ جنگ سے علیحدگی اختیار کی جائے۔ اے کاش! مقتدر حلقوں کے کانوں تک ہماری بات پہنچ جائے، اُن کے ذہنوں میں سما جائے، اُن کے قلب میں اتر جائے، اُنہیں اس حوالہ سے انشراحِ صدر ہو جائے، تاکہ یہود و نصاریٰ کے مذموم عزائم ناکام ہو جائیں۔ آمین یارب العالمین۔

بیاد مجلس اسرار

حقیقتِ موت

ذرا ٹھہرو! حیات کی عظمت کے ساتھ ساتھ موت کی حقیقت بھی دیکھ لو۔ یہ زندگی کا ایک 'وقفہ' ہی نہیں، سلسلۂ حیات کی ایک کڑی اور زندگی ہی کی ایک شکل ہے، بالکل نیند سے مشابہ، اب ذرا تلاوت کرو آیۂ کریمہ:

﴿اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا﴾

(سورۃ الزمر)

"اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہو اُن کے مرنے کا اور جو نہیں مرے اُن کو کھینچ لیتا ہے اُن کی نیند میں۔"

اور گوشِ حقیقت نیوش سے سُنو نبی اکرم ﷺ کے الفاظ:

((وَاللّٰهِ لَتَمُوْتُنَّ كَمَا تَنَامُوْنَ ثُمَّ لَتُبْعَثُنَّ كَمَا تَسْتَيْقِظُوْنَ))

"خدا کی قسم! تم لازماً مر جاؤ گے جیسے تم سو جاتے ہو۔ پھر یقیناً اُٹھا لیے جاؤ گے جیسے تم نیند سے بیدار ہوتے ہو۔"

اور یاد کرو آپ ﷺ کی وہ دعا جو آپ کی ہر صبح کا معمول تھی:

((اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانِيْ بَعْدَمَا اَمَاتَنِيْ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ))

"تعریف ہے اللہ کی جس نے مجھے زندگی عطا فرمائی، اس کے بعد کہ مجھ پر موت طاری فرما دی تھی۔"

شاید حقیقت کی کوئی جھلک دیکھ لو!

اللہ اکبر! کیا "ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ" کا گھُپ اندھیرا طاری ہے اِن ذہنوں پر جو موت اور زندگی کو عدم اور وجود کے ہم معنی سمجھ بیٹھے ہیں! حقائق کے اس طرح درجہ بدرجہ اور "طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ" انکشاف کے بعد اب ذرا محسوسات کی دنیا سے "لب بہ بند و چشم بند و گوش بند!" ہو کر وجدان کی لامتناہی فضا میں چشمِ تخیل کو وا کرو اور "تسلسلِ حیاتِ انسانی" کا مشاہدہ کرنے کی کوشش کرو۔ اگر کر پائے تو ایک عجیب سا کیف محسوس کرو گے اور سُرور و مستی سے ہم کنار ہو گے اور کیا عجب کہ تمہارے منہ سے نکل جائے۔ سُبْحَانِيْ مَا اَعْظَمَ شَانِيْ تو یہی حقیقت کا ادراک ہے! ع

لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا!

"اے اہل ایمان!

مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ"

> حقائق سے آنکھیں چرانے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے اصل دشمن کو پہچانیں۔ اپنے لوگوں کے خلاف طاقت کا بے رحمانہ استعمال اور کفار سے دوستی ترک کریں، امریکی جنگ سے فی الفور علیحدگی اختیار کریں۔ امریکہ سے صاف کہہ دیں کہ ہم تمہارا ساتھ نہیں دے سکتے۔

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ماڈل ٹاؤن لاہور میں

امیر تنظیم اسلامی محترم **حافظ عاکف سعید** حفظہ اللہ کے 27 مئی 2011ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

> امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ نے اپنے 27 مئی کے خطاب جمعہ میں دو موضوعات پر گفتگو فرمائی۔ خطاب کے پہلے حصے میں قرآن اکیڈمی لاہور میں ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس کے اختتام پر موقع کی مناسبت سے رجوع الی القرآن کورس کا تعارف کرایا اور ایک مفصل حدیثِ رسولؐ کی روشنی میں عظمت قرآن پر بیان کیا — اور دوسرے حصے میں اپنے گزشتہ خطاب جمعہ میں کفار سے دوستی سے ممانعت کے حوالے سے سورۃ النساء کے بیسویں رکوع کی باقی رہ جانے والی آیات کی روشنی میں ملک کی موجودہ صورتحال پر اظہار خیال فرمایا۔ ذیل میں امیر محترم کے خطاب کے دوسرے حصے کی تلخیص پیش کی جارہی ہے۔ پہلے حصے کی تلخیص آئندہ شمارے میں شائع کی جائے گی۔ ان شاء اللہ (ادارہ)

[سورۃ النساء کی آیات 142 تا 146 کی تلاوت اور خطبہ مسنونہ کے بعد]

حضرات! پچھلے جمعہ میں لاہور سے باہر تھا۔ اس سے پہلے آپ کو یاد ہوگا کہ ایک جمعہ سورۃ المائدہ کے آٹھویں رکوع پر بیان ہوا، اور اس کی روشنی میں قومی سطح پر ہمارے کردار اور امریکہ کے ساتھ تعلقات کے ضمن میں ہمارے حکمرانوں کی سوچ، رجحانات اور رویہ کی نقشہ کشی کی گئی۔ پھر یہی مضمون سورۃ النساء کے بیسویں رکوع میں ایک اور انداز سے وارد ہوا۔ چنانچہ دوسرے جمعہ میں، میں نے اسے خطاب کا موضوع بنایا۔ قرآن حکیم میں ہر دور کے لیے راہنمائی موجود ہے۔ قرآن حکیم کا مطالعہ کریں تو بہت سے مقامات پر یوں محسوس ہوتا ہے، جیسے یہ آیات آج ہی کے دور کے لیے نازل ہوئی ہیں، اور ان میں موجودہ حالات کے حوالے سے پوری راہنمائی اور ہمارے حکمرانوں کے کردار کی پوری عکاسی موجود ہے۔ جو کردار اِس وقت ہمارے حکمرانوں کا ہے، اِس قسم کا کردار قرآن مجید میں منافقین کی شکل میں موجود ہے، اور اِس کی سخت ترین انداز میں مذمت کی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے دور میں وہ لوگ جو بدترین منافقین تھے اُن کی ساری ہمدردیاں یہود و نصاریٰ یعنی اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ تھیں، اور سچے اور مخلص مسلمانوں کے حوالے سے اُن کے دلوں میں نفرت کے شدید قسم کے جذبات پائے جاتے تھے۔ وہی رویے، وہی کردار، وہی سوچ، وہی طرزِ عمل، وہی یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستیاں اور اسلام کے بارے میں بالکل وہی احساسات جو اُس وقت بدترین منافقین میں تھے، آج مکمل طور پر ہمارے حکمرانوں میں نظر آ رہے ہیں۔ اِس کردار پر تکفیر کا فتویٰ ہے یا نہیں ہے، اس پر علماء اختلاف کرتے رہے ہیں، تاہم باطنی طور پر یہ لوگ ارتداد کے مرتکب ضرور ہیں۔ حقیقت کے اعتبار سے ان میں ایمان باقی نہیں رہا، بلکہ اس کی بجائے اِن کے اندر نفاق ہے۔ البتہ یہ لوگ چونکہ زبان سے کلمہ پڑھ رہے ہیں، لہٰذا قانونی طور پر اُن کی تکفیر نہیں ہوسکتی۔ قرآن حکیم میں مومنین اور منافقین کا ذکر آیا ہے، یہ گویا آئینہ ہے جس میں ہم اپنی شبیہہ دیکھ سکتے ہیں۔

کفار سے دوستی اور اُس کی سزا کے حوالے سے سورۃ النساء کی آیات 136 تا 141 پر گفتگو ہو چکی ہے۔ آج میں کوشش کروں گا کہ سورۃ النساء کی بقیہ آیات مکمل کرلوں۔ سورۃ النساء کی پچھلے خطاب میں بیان کردہ آیات میں بتایا گیا ہے کہ منافقین یہود و کفار سے رابطے رکھتے ہیں، تاکہ انہیں دنیا میں عزت ملے۔ وہ دنیا میں اپنا سیف گارڈ چاہتے ہیں، اس لیے ان سے رابطے رکھتے ہیں، ان سے دوستیاں رکھتے ہیں۔ حالانکہ عزت، سربلندی اور قوت اللہ ہی کے لیے ہے۔ لہٰذا مومنوں کو کفار سے دوستی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ افسوس کہ کل جو کردار منافقین کا تھا، وہی کردار اس وقت امریکہ کے حوالے سے ہمارا ہے۔ ہم نے بھی سچے مسلمانوں کو چھوڑ کر کفار سے دوستی کی اور اُن کے متحدہ لشکر کے اتحادی بنے ہیں۔

اب آگے فرمایا:

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ﴾

"یہ منافق (اپنے تئیں) اللہ کے ساتھ دھوکا بازی کر رہے ہیں، حالانکہ درحقیقت اللہ ہی نے انہیں دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔"

منافق خیال کرتے ہیں کہ ہم اپنی چالوں سے دنیا میں کامیاب ہوگئے۔ وہ (معاذ اللہ) اللہ اور اہل ایمان کو دھوکا دے رہے ہیں۔ اہل ایمان کو یقین دلا رہے ہیں کہ ہم تمہارے مفاد میں سب کچھ کر رہے ہیں، ہم اس ملک کے مفاد میں کر رہے ہیں، تمہاری خیر خواہی کر رہے ہیں۔ فرمایا، یہ اپنے تئیں اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں،

حالانکہ وہ خود دھوکے میں آئے ہوئے ہیں۔یعنی یہ جس قسم کی منافقانہ روش اپنائے ہوئے ہیں بالآخر انہیں اِس کے بدترین انجام سے سابقہ پیش آ کر رہے گا۔دنیا میں ذلت ورسوائی اور آخرت میں عذاب الیم ان کا مقدر ہوگا۔

﴿وَاِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَاۗءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾﴾

"اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر (صرف) لوگوں کے دکھانے کو۔اور اللہ کی یاد ہی نہیں کرتے مگر بہت کم۔"

ابتدائے اسلام میں جو شخص نماز نہیں پڑھتا تھا، اُسے مسلمان ہی نہیں سمجھا جاتا تھا۔لہٰذا منافقین کو مجبوراً نماز پڑھنا پڑتی تھی۔منافقین اپنے ایمان کے اظہار کے لیے نماز تو پڑھتے تھے مگر چونکہ اندر نفاق تھا، لہٰذا جب نماز کے لیے آتے تو بڑی ہی کسل مندی کے ساتھ آتے تھے۔نماز سے محض دکھاوا مقصود ہوتا تھا، تاکہ لوگ انہیں سچے مسلمان سمجھیں۔آج ہمارے معاشرے میں نماز جیسے بنیادی فرض سے غفلت عام ہے۔مسلمانوں کو اس کی فرضیت کا احساس ہی نہیں ہے۔کل منافقین اپنے آپ کو مسلمانوں کی صفوں میں شمار کرنے کے لیے، دکھاوے کو نماز پڑھتے تھے، اب یہ خوف بھی جاتا رہا۔مسلمانوں میں عام خیال یہ ہے کہ نماز کے بغیر ہماری مسلمانی پر کوئی حرف نہیں آتا۔ہم نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں بہر حال بڑے پکے مسلمان ہیں۔

﴿مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ڰ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ﴾

"بیچ میں پڑے لٹک رہے ہیں نہ ان کی طرف ہوتے ہیں اور نہ ان کی طرف۔"

منافقین کی اندرونی کیفیت بتائی جا رہی ہے کہ یہ ایمان اور کفر کے درمیان مذبذب ہیں۔چاہتے یہ ہیں کہ اسلام سے بھی ہمارا رشتہ منقطع نہ ہو، مسلمان بھی رہیں، لیکن اس کے ساتھ ساتھ اللہ کے دشمنوں کے ساتھ بھی بنی رہے، اُن سے دوستی بھی ختم نہ ہو، اپنے مفادات کے لیے ان کی طرف جھکاؤ بھی رہے۔گویا یہ معلق ہیں اور کوئی ایک فیصلہ نہیں کر پا رہے۔اپنی اس پالیسی کے ذریعے یہ چاہتے ہیں کہ مسلمان بھی ہم سے خوش رہیں اور یہود و نصاریٰ بھی راضی رہیں۔لیکن انجام کار کے اعتبار سے یہ اِدھر کے رہیں گے، نہ اُدھر کے رہیں گے۔دونوں طرف سے انہیں جوتیاں پڑیں گی۔آج قومی سطح پر ہمارے ساتھ یہی ہو رہا ہے۔حال ہی میں نیول بیس کا جو حادثہ ہوا اور اس سے پہلے ایبٹ آباد والا سانحہ ہوا، اس سے عیاں ہے کہ امریکہ بھی ہمیں جوتے مار رہا ہے، اگرچہ پھر دس بیس جوتے برسانے کے بعد پھر کسی اور انداز سے ہماری "خدمات" کا کچھ اعتراف بھی کرتا اور تھوڑی سی حوصلہ افزائی کرتا ہے، دوسری جانب مسلمانوں کی طرف سے بھی ہم پر لعن طعن ہو رہی ہے۔

﴿وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾﴾

"اور جس کو اللہ بھٹکائے تو تم اس کے لئے کبھی بھی راستہ نہ پاؤ گے۔"

یعنی ان منافقین کی حرکتیں ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی گمراہی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔اب انہیں کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

منافقین کی تصویر کشی کے بعد اہل ایمان سے کہا جا رہا ہے کہ انہیں کیا کرنا ہے اور کس چیز سے اجتناب کرنا ہے۔فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَاۗءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ﴾

"اے اہل ایمان! مومنوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بناؤ۔"

سچے اہل ایمان کو چاہیے کہ اہل ایمان کو چھوڑ کر کفار کے ساتھ دوستی ہرگز نہ کریں۔افسوس کہ آج ہم اس ہدایت قرآنی کے بالکل برعکس چل رہے ہیں۔ہم کفار اور اُن کے سرغنہ امریکہ سے دوستی کیے ہوئے ہیں، اور اُس کی ڈکٹیشن پر اپنے ہی لوگوں کے خلاف آپریشن کرتے اور بار بار اس عزم کا اعادہ کرتے ہیں کہ ہم دہشت گردی کا خاتمہ کر دیں گے۔حال ہی میں دفاعی کمیٹی کا اجلاس ہوا ہے۔اس اجلاس میں عسکری وسیاسی قیادت موجود تھی۔یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ دہشت گردی کے واقعات کے تدارک کے لیے سیکیورٹی ایجنسیوں کو وسیع اختیارات دیئے جائیں، تاکہ وہ 'دہشت گردوں' کو کچلنے کے لیے آخری حد تک جاسکیں۔حکمرانوں نے "دہشت گرد" "دہشت گرد" کی رٹ لگا رکھی ہے۔ہر واقعہ کے بعد طالبان کو مورد الزام ٹھہرا دیا جاتا ہے، مگر اِن واقعات کے پس پردہ جو اصل دہشت گرد قوتیں ہیں، اُن کا ذکر تک نہیں کیا جاتا۔شاید اُن کا نام لینے سے بھی حکمرانوں کا نکاح ٹوٹتا ہے۔کون نہیں جانتا کہ جو کچھ مہران ایئر بیس میں ہوا، وہ سپیشل فورسز کی کارروائی ہے کہ جس کا ایک نمائندہ ریمنڈ ڈیوس تھا۔پھر اس واقعہ میں انڈیا بھی ملوث ہے، مگر جان بوجھ کر طالبان کا نام لیا جا رہا ہے۔یاد رکھیے، حقائق سے آنکھیں چرانے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔سیکیورٹی فورسز کو وسیع اختیارات دینے کا مطلب یہ ہے کہ ذرا کسی پر شبہ بھی ہو تو اسے نشانِ عبرت بنا دو۔ایک مجرم کو پکڑنے کے لیے ہزاروں بے گناہ لوگوں پر زیادتی کرنی پڑے تو اس سے دریغ نہ کرو۔اِس ظالمانہ روش کا جواز تو دنیا کے کسی بھی قانون میں نہیں ہے۔اسلام جیسے عادلانہ نظام حیات میں تو اس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ہمارے لیے اصل قابل غور بات یہ ہے کہ موجودہ بدامنی اور انتشار کا اصل سبب کیا ہے؟ یہ واقعات کیوں ہو رہے ہیں؟ یاد رکھیے، یہ ہماری ناروا پالیسیوں اور طاقت کے اندھا دھند استعمال کا ردعمل ہے۔یہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے ہمارے اقدامات کا ری ایکشن ہے۔اگر ہم بے گناہ لوگوں پر مزید ظلم کریں گے تو ری ایکشن مزید بڑھے گا، نہ کہ یہ ختم ہوگا۔اس سے زیادہ حماقت اور اس سے بڑی ناانصافی اور کوئی نہیں ہو سکتی کہ آپ اُن محرکات کو ختم نہ کریں، جن کی وجہ سے یہ "دہشت گردی" ہو رہی ہے۔آپ امریکہ کی پوری تائید کریں، اس کا ساتھ دیں، اس کی ہاں میں ہاں ملائیں اُس کی ڈکٹیشن پر عمل کریں، اور جب اس کے رد عمل میں کوئی کچھ کرے تو نہ صرف اسے بلکہ اس کے پورے قبیلے کو ملیا میٹ کر کے نشانِ عبرت بنا دیں۔

پی این ایس مہران پر ہونے والے حملہ کے واقعہ سے حکمرانوں کو سبق سیکھنا چاہیے۔بجائے اِس کے کہ وہ ایجنسیوں کو وسیع تر اختیارات دیں، طاقت کا اور زیادہ بے رحمانہ استعمال کریں، انہیں چاہیے کہ اصل دشمنوں کو پہچانیں۔اب تک کفار سے جو دوستی چلی آتی ہے، اُسے ختم کریں۔امریکہ کی اس جنگ سے اعلان براءت کریں۔اُسے صاف کہہ دیں کہ ہم تمہارے فرنٹ لائن اتحادی نہیں ہیں۔یہ جنگ ہماری نہیں، تمہاری ہے، تم خود لڑو، ہم اس میں تمہارا ساتھ نہیں دے سکتے۔موجودہ مسئلہ کا واحد حل یہی ہے۔سید مواحد حسین اور اُن جیسے بہت سے دوسرے سنجیدہ لوگ صاف کہہ رہے ہیں کہ اب ہمارے پاس بھی ایک راستہ رہ گیا ہے کہ نام نہاد دہشت گردی کے عنوان سے لڑی جانے والی امریکی جنگ سے باہر نکل آئیں، ورنہ ہمارے اتحادی ہمیں تباہی کے آخری گڑھے تک پہنچا دیں گے۔

﴿اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾﴾

"کیا تم چاہتے ہو کہ اپنے اوپر خدا کا صریح الزام لو۔"

یعنی مومنین کو چھوڑ کر کفار سے دوستی رکھنا نفاق کی واضح علامت ہے۔لہٰذا تم ایسا ہرگز نہ کرنا۔ورنہ اللہ تعالیٰ کا صریح الزام اور پوری حجت تم پر قائم ہو جائے گی کہ تم بھی منافق ہو۔اگر کفار کے ساتھ دوستیاں رکھو گے اور مسلمانوں پر ظلم کرو گے تو یہی ہوگا کہ اللہ کا قانون

عذاب تم پر پورے طور پر لاگو ہوگا، اور تم دنیا میں نشانِ عبرت بنائے جاؤ گے۔

اور یہ بات بھی یاد رکھو کہ

﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾﴾

”کچھ شک نہیں کہ منافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے کے درجے میں ہوں گے اور تم ان کا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے۔“

دیکھئے، نفاق کا آخرت میں انجام بہت ہولناک ہوگا، اس مرض کے روگیوں کو دوزخ کے سب سے نچلے درجے میں پھینک دیا جائے گا۔ یہاں تو ہم دنیوی سہارے ڈھونڈتے ہیں۔ خیال کرتے ہیں کہ فلاں قوت ہمیں بچالے گی۔ فلاں پالیسی یا حکمت عملی اپنائیں گے تو بچ جائیں گے۔ لیکن اگر آخرت میں ناکام ہوگئے تو وہاں کوئی بھی ہماری مدد نہ کرسکے گا۔

آگے فرمایا:

﴿اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَاعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَاَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۭ وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾﴾

”ہاں جنہوں نے توبہ کی اور اپنی حالت کو درست کیا اور اللہ (کی رسی) کو مضبوط پکڑا۔ اور خاص اللہ کے فرمانبردار ہوگئے تو ایسے لوگ مومنوں کے زمرے میں ہوں گے اور اللہ عنقریب مومنوں کو بڑا ثواب دے گا۔“

دیکھئے، ابھی ایک راستہ کھلا ہے کہ ہم توبہ کریں، اپنی روش سے باز آجائیں، اپنے گناہوں کا اعتراف کریں کہ ہاں خدایا، ہم نے غلط کام کیے، تجھے ناراض کیا، مسلمانوں پر ظلم ڈھائے۔ مگر اب ہم اپنا قبلہ سیدھا کرتے ہیں، تیری طرف رجوع کرتے ہیں، تیری کتاب سے مضبوطی سے چمٹ جاتے ہیں اور تیرے لیے دین کو خالص کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ کچھ بات امریکہ و برطانیہ کی مان لی، کچھ اپنے نفس کی، نہیں اب تیری ہی بات فیصلہ کن ہوگی۔ قرآن وسنت ہی کی پیروی ہوگی۔

اگر ہم یہ روش اپنالیں تو پھر اللہ کے نزدیک اہلِ ایمان شمار ہوں گے۔ اور پھر دنیا میں بھی سربلندی و کامرانی نصیب ہوگی اور آخرت میں جنت ملے گی، ورنہ موجودہ روش کے ساتھ خواہ صبح وشام کلمہ پڑھیں، چاہے دنیا میں مسلمان سمجھے جائیں، انجام کافروں کے ساتھ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس انجام بد سے بچائے۔ (آمین)

[مرتب: محبوب الحق عاجز]

☆☆☆

پریس ریلیز

حافظ عاکف سعید

پی این ایس مہران پر سپیشل فورسز کے انتہائی تربیت یافتہ کمانڈوز نے حملہ کیا تھا

طالبان کے نام کی رٹ لگائے جانا حکمرانوں کی منافقت کا ثبوت ہے

دہشت گردی کے محرکات کو ختم کیے بغیر دہشت گردی ختم نہیں کی جاسکتی۔ تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران دفاعی کمیٹی کے فیصلوں اور مستقبل کے لائحہ عمل پر تبصرہ کررہے تھے۔ اُنہوں نے کہا کہ ہماری حکومت اور تمام مقتدر قوتیں دہشت گردی کے خلاف جنگ کے حوالہ سے منافقانہ کردار ادا کررہی ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ پی این ایس مہران پر سپیشل فورسز کے انتہائی تربیت یافتہ کمانڈوز نے حملہ کیا تھا۔ اُنہوں نے کہا کہ ہماری حکومت اعتراف کرتی ہے کہ دہشت گرد شارپ شوٹرز اور انتہائی ماہر نشانہ باز تھے اور اُنہوں نے حملہ کے لیے انتہائی قیمتی اور اہم ترین جہازوں کا انتخاب کیا۔ لیکن اُس کے باوجود طالبان کے نام کی رٹ لگائے جانا اُن کی منافقت کا واضح ثبوت ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ رحمان ملک پاکستان کی تاریخ کا ناکام ترین وزیر داخلہ ہے۔ علاوہ ازیں اُس کی سرگرمیاں انتہائی مشکوک ہیں۔ لیکن وہ اِس اہم عہدہ پر اس لیے برقرار ہے تاکہ پاکستان اور اسلام دشمن ایجنڈے کو آگے بڑھایا جاسکے۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر حکومت دہشت گردی کے حوالہ سے اپنی پالیسی تبدیل نہیں کرتی اور اسی ٹریک پر آگے بڑھتی گئی تو پھر ملک کی تباہی و بربادی نوشتہ دیوار ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ یہود ونصاریٰ کے ساتھ گٹھ جوڑ کرنے اور مسلمانوں پر ظلم وستم ڈھانے کا سلسلہ جاری رہا تو جہاں ملک تباہ وبرباد ہوگا وہاں اللہ ان ظالم حکمرانوں کو بھی عبرت کا نشان بنادے گا۔ اُنہوں نے کہا کہ ابھی واپسی کا راستہ کھلا ہے اور اللہ توبہ کرنے والوں اور لوٹ آنے والوں کو معاف کردیتا ہے۔ لہٰذا ملک وملت کی سلامتی اور خود حکمرانوں کی خیریت کا تقاضا ہے کہ وہ تائب ہوں اور یہود ونصاریٰ سے قطع تعلق کرکے مسلمانوں کی صف میں واپس آجائیں۔ (پریس ریلیز: 27 مئی 2011ء)

شمالی وزیرستان پر فوج کا حملہ ملک وقوم سے غداری کے مترادف ہوگا

امریکیوں سے پوچھا جانا چاہیے کہ جن سے صلح کرنے کے لیے وہ خود بے چین ہیں ہمیں ان سے لڑنے پر مجبور کیوں کرتے ہیں

لاہور (پ ر) شمالی وزیرستان پر پاک فوج کے آپریشن کے بعد پاکستان کی جغرافیائی سلامتی کا تحفظ دشوار نہیں ناممکن ہوجائے گا۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے اپنے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ وقفہ وقفہ کے بعد امریکہ کی جانب سے شمالی وزیرستان میں آپریشن کا مطالبہ سامنے آنے کا یہ مطلب ہے کہ پاکستان کو اس بے مقصد جنگ کی آگ میں مکمل طور پر دھکیل کر بھسم کردیا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ امریکہ اسرائیل کے تحفظ کے لیے پاکستان کو ایٹمی اثاثہ جات سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن ناکامی کی صورت میں وہ پاکستان کو دنیا کے نقشہ سے مٹادینا چاہتا ہے۔ انہوں نے برملا الفاظ میں کہا کہ شمالی وزیرستان پر فوج کا حملہ ملک وقوم سے غداری کے مترادف ہوگا۔ انہوں نے حیرت کا اظہار کیا کہ امریکہ بار بار شمالی وزیرستان پر حملہ کرنے کے لیے ہماری قیادت کو مجبور کرتا ہے حالانکہ اپنی افواج افغانستان سے نکالنے اور طالبان سے صلح کرلینے کی صورت میں اسے شمالی وزیرستان کے معاملات اور حالات سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں رہنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے حکمرانوں کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہے وہ اپنی کرسی کی حفاظت اور بیرون ملک اپنے سرمائے کے تحفظ کی خاطر امریکی احکامات کی اندھادھند تعمیل کیے جارہے ہیں وگرنہ امریکیوں سے پوچھا جانا چاہیے کہ جن سے صلح کرنے کے لیے وہ خود بے چین ہیں ہمیں ان سے لڑنے پر مجبور کیوں کرتے ہیں۔ (پریس ریلیز: 31 مئی 2011ء)

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی)

پاکستان کے دفاعی نظام پر حملے، ہدف کیا ہے؟

مرزا ندیم بیگ

چار ڈاکو عقبی دیوار پھلانگ کر میرے گھر میں داخل ہوئے، مجھ سمیت میرے گھر والوں کو رسیوں سے باندھ کر گھر کی تمام قیمتی چیزوں کو تباہ کرنا شروع کر دیا اور میرے ایک ہمسایے نے گھر میں ادھم کی خبر پا کر ڈاکوؤں سے مزاحمت کی ٹھانی اور نامعلوم ڈاکوؤں اور میرے ہمسائے کے مابین مسلح تصادم شروع ہو گیا اور کئی گھنٹوں کی طویل مزاحمت کے نتیجے میں تین ڈاکو مارے گئے اور ایک فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا جبکہ میرے اہل وعیال میں سے بھی چند مارے گئے اور کچھ شدید زخمی ہوئے۔ اسی انداز کی روداد پاکستان نیوی کے ایڈمرل نعمان بشیر نے کراچی میں واقع پی این ایس مہران پر حملے کی بیان کی کہ ’’دہشت گرد عقبی دیوار سے داخل ہوئے اور بھاری بھرکم اسلحے کے ہمراہ بیس پر دندناتے رہے، انہوں نے امریکہ سے حال ہی میں حاصل کئے گئے دو پی سی تھری اورین طیاروں کو نشانہ بنایا اور نیوی کے دس جوانوں کو جاں بحق کیا اور 16,17 گھنٹے آرمی، نیوی، رینجرز اور پولیس کے کمانڈوز کی دوڑیں لگوائے رکھیں اور پھر پاکستان کی دفاعی اداروں کے جوانوں نے ’’کمال مہارت‘‘ دکھاتے ہوئے ان میں سے چار کو ہلاک کر دیا جبکہ دو فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ آپریشن کامیابی سے ہمکنار ہوا اور اب پی این ایس مہران پر سیکیورٹی فورسز کا مکمل کنٹرول ہے‘‘۔ پاکستان نیوی کے ترجمان نے یہ بھی بتایا کہ ’’حملہ آور انتہائی تربیت یافتہ تھے اور شارپ شوٹر تھے، ابھی ان کی مہارت کام نہیں آئی ورنہ نقصان کئی گنا زیادہ ہوتا۔‘‘

پاکستان کے دفاعی اداروں کے مراکز پر یہ کوئی پہلا حملہ نہیں ہے، ماضی میں بھی کئی بڑے دہشت گردانہ حملے ہمارے دفاعی اداروں کے مراکز پر ہو چکے ہیں، جن میں ہدف رینجرز، نیوی، ایلیٹ فورس اور پولیس کے مراکز اور ان اداروں کی بسیں تھیں اور سب سے بڑھ کر جی ایچ کیو کا ادارہ بھی ان حملوں کی زد میں آچکا ہے۔ ہر حملے کے بعد ’’تحریک طالبان پاکستان‘‘ کا ایک گھڑا گھڑایا اعترافی بیان آجاتا ہے اور ہر بار ایک مشکوک پس منظر رکھنے والا ناکام اور نااہل وزیر داخلہ رحمان ملک پردۂ سکرین پر نمودار ہوتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ ’’دہشت گرد کان کھول کر سن لیں ہم ان کے عزائم کامیاب نہیں ہونے دیں گے، ہم نے فول پروف حفاظتی انتظامات کر لئے ہیں، اور حملہ آور کا سرا مل چکا ہے جس کے ذریعے سے ہم ان کے اصل ٹھکانوں تک پہنچ جائیں گے‘‘۔ اس کے اس اعلان کے چند گھنٹوں بعد ہی کسی دوسرے مقام پر دھماکے کی خبر آجاتی ہے۔

پاکستان کے دفاعی نظام پر سب سے بڑی ضرب تو ہمارے حکمرانوں کے ’’آقا اور مولیٰ‘‘ اور حقیقت میں دنیا کے سب سے بڑے طاغوت امریکہ نے اس وقت لگائی تھی جب اس نے ایبٹ آباد آپریشن کے لیے ہیلی کاپٹر اڑائے اور انہوں نے ہمارے دفاعی نظام کو مفلوج کر کے ہماری سرحدوں کی پامالی کی اور جس وقت امریکہ ہماری فضائی حدود کی خلاف ورزی کر رہا تھا‘ اس وقت ہمارے حکمران خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے حالانکہ اس آپریشن پر آج تک دنیا کی جانب سے انگلیاں اٹھائی جا رہی ہیں اور امریکہ اس آپریشن کے بارے میں دنیا کے اعتراضات کو دور نہیں کر سکا۔ اس مقام پر سوچنے کی بات ہے کہ ہمارے دفاعی اداروں پر حملے کہیں امریکہ تو نہیں کروا رہا؟ ایبٹ آباد کے آپریشن نے تو اب اس شک کو یقین کی صورت عطا کر دی ہے۔

> **پاکستان میں دہشت گردی کی فضا کو قابو کرنے کے لیے ’’شمسی ائیر بیس‘‘ پر موجود امریکی فوجیوں اور ملک کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے لاتعداد ’’ریمنڈ ڈیوسوں‘‘ کی مشکوک سرگرمیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے**

سانحہ ’’پی این ایس مہران‘‘ میں بھی ہماری تمام دفاعی صلاحیتیں کند ہو گئیں اور انتہائی ماہر اور تربیت یافتہ دہشت گرد بیس کا حفاظتی حصار توڑ کر اندر گھس گئے اور تقریباً سولہ سترہ گھنٹے ادھم مچاتے رہے۔ جس طرح کا منظر پاک نیوی کے ترجمان نے بیان کیا ہے وہ کسی امریکی ایکشن فلم کا منظر معلوم ہوتا ہے۔ جس میں ایک ہیرو کئی گنا بڑی فوج کو ناکوں چنے چبوا دیتا ہے۔ دہشت گردوں کی جس مہارت کا تذکرہ پاکستان نیوی کے ترجمان نے کیا ہے اس مہارت کا مظاہرہ صرف اور صرف امریکی فوج کے کمانڈوز اور بدنام زمانہ امریکن سیکورٹی کمپنی ’’بلیک واٹر‘‘ کے دہشت گرد ہی کر سکتے ہیں۔

حالات اور واقعات کے تجزیئے سے ثابت ہوتا ہے کہ امریکی فوج اور جاسوس کمپنی ’’بلیک واٹر‘‘ کے کمانڈوز نے اس سارے کھیل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پہلے انہوں نے وقتاً فوقتاً ہمارے حساس سیکورٹی مقامات کو نشانہ بنا کر ہماری برّی، بحری اور فضائی صلاحیت کی کمزوریوں اور کوتاہیوں کا جائزہ لیا۔ اسی سلسلے کی کڑیاں ماضی میں جی ایچ کیو پر حملہ اور ایبٹ آباد آپریشن اور اس کے فوراً بعد سانحہ ’’پی این ایس مہران‘‘ ہیں۔ امریکہ کے کمانڈوز اور ’’بلیک واٹر‘‘ کے دہشت گردوں کا اگلا ہدف اب پاکستان کی ایٹمی تنصیبات ہیں جو امریکہ، اسرائیل اور بھارت کی آنکھوں میں کانٹے کی مانند چبھتی ہیں۔ پاکستان میں دہشت گردی کی کارروائیاں ’’را، موساد اور سی آئی اے‘‘ کی مشترکہ کارروائیاں معلوم ہوتی ہیں اور ان کارروائیوں میں ہمارے حکمران تینوں ایجنسیوں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔

پاکستان کے حساس اداروں پر اب تک لگ بھگ 127 حملے ہو چکے ہیں اور جن میں کئی قیمتی جانیں جا چکی ہیں‘ جبکہ اربوں روپے کا نقصان ہو چکا ہے مگر حکومت اس سارے کھیل میں ’’ٹک ٹک دیدم، دم نہ

کشیدم'' کی کیفیت سے دوچار ہے۔ ابتدائی چند حملوں کے بعد حکومت اور حساس اداروں کو سر جوڑ کر بیٹھنا چاہیے تھا اور دفاعی حکمت عملی وضع کرنی چاہیے تھی' تاکہ آئندہ کسی دشمن کو پاکستان کے انتہائی اہم اور حساس مقامات کی جانب میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت نہ ہوتی۔

حساس اداروں کے مراکز پر حملوں کے دوران پاکستان کی وزارت دفاع اور وزرات داخلہ مکمل طور پر ناکام نظر آئیں ہیں، اور ان وزارتوں پر فائز وزراء مکمل طور پر نااہل ثابت ہوئے، مگر ہمارے ملک میں اپنی نااہلی اور ناکامی پر عہدے سے الگ ہونا تو دور کی بات معذرت کی زحمت بھی گوارا نہیں کی جاتی۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ جب ممبئی کے تاج ہوٹل پر حملے ہوئے تو بھارت کے وزیر داخلہ نے ناکامی کا اعتراف کرتے ہوئے استعفادے دیا تھا اور وزیر اعظم نے خود سارے آپریشن کی نگرانی کی تھی، مگر اس کے برعکس ہمارے حکمرانوں کو تو وطن عزیز کی سالمیت کی بجائے غیر ملکی دورے اور سیر سپاٹے ہی محبوب ہیں۔

پاکستان میں دہشت گردی کی فضا کو قابو کرنے کے لیے ''شمسی ایئر بیس'' پر موجود امریکی فوجیوں اور ملک کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے لاتعداد ''ریمنڈ ڈیوسوں'' کی مشکوک سرگرمیوں پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ ایک ریمنڈ ڈیوس کی گرفتاری نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کی سالمیت سے کئی ریمنڈ ڈیوس کھیل رہے ہیں۔ پاکستان کو اب اپنی ''وار آن ٹیرر'' کی پالیسی کا ازسر نو جائزہ لینا ہوگا۔ اس جنگ میں پاکستان اپنے 34 ہزار شہری قربان کرانے کے باوجود مشکوک بنا ہوا ہے۔ اس جنگ نے پاکستان کو کھوکھلا کر دیا ہے اور اس جنگ کی آڑ میں امریکی فوج نے سرزمین پاکستان کو اپنے وحشی کمانڈوز کے لیے تربیت گاہ بنا لیا ہے۔ اگر اب بھی ہم نہ سنبھلے تو تباہی کا اژدھا منہ کھولے کھڑا ہے اور روز بروز ہم اس کے منہ میں داخل ہوتے جا رہے ہیں۔ اب فیصلہ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ ہم سر اٹھا کر جینا چاہتے ہیں یا گھٹ گھٹ کر ذلت اور رسوائی کی موت مرنا چاہتے ہیں۔ سر اٹھا کر جینے کے لیے ضروری ہے کہ دنیا کے سب سے بڑے طاغوت امریکہ کی غلامی کا طوق گلے سے اتار کر پھینک دیا جائے اور کائنات کے مالک رب الحاکمین کی غلامی کا طوق گلے میں ڈال لیا جائے۔ یہی ہمارے لئے عزت کا راستہ ہے اور یہ راستہ ہمیں دنیا میں ہی نہیں آخرت میں بھی کامیابی دلائے گا۔

النصر لیب An ISO 9001:2008 QMS Certified Lab.

ایک ہی چھت کے نیچے معیاری ٹیسٹ، ڈیجیٹل ایکسرے، ای سی جی اور الٹراساؤنڈ کی جدید اقسام، کلر ڈاپلر، 4-D، T.V.S، ایکوکارڈیوگرافی، Lungs Function Tests اور Digital Dental (OPG) X-Ray کی سہولیات

ہیپاٹائٹس بی اور سی کے بڑھتے ہوئے امراض کے پیش نظر عوام الناس کے لیے کم قیمت میں ٹیسٹ کروانے کی سہولت

خواتین کے لیے لیڈی الٹراسونولوجسٹ کی سہولت مہیا کر دی گئی ہے۔

خصوصی پیشکش

الٹراساؤنڈ (پیٹ)، ایکسرے (چیسٹ) ای سی جی، ہیپاٹائٹس بی اور سی کے ٹیسٹ (Elisa Method)، مکمل بلڈ، اور مکمل یورن، بلڈ گروپ، بلڈ شوگر، جگر، گردے، دل اور جوڑوں سے متعلقہ متعدد بلڈ ٹیسٹ شامل ہیں۔

صرف -/3500 روپے میں

تنظیم اسلامی کے رفقاء اور ندائے خلافت کے قارئین اپنا ڈسکاؤنٹ کارڈ لیبارٹری سے حاصل کریں۔ ڈسکاؤنٹ کارڈ کا اطلاق خصوصی پیکیج پر نہیں ہوگا۔

نوٹ: لیب اتوار اور عام تعطیلات پر کھلی رہتی ہے

950-B فیصل ٹاؤن، مولانا شوکت علی روڈ نزد راوی ریسٹورنٹ لاہور

Ph: 3 516 39 24, 3 517 00 77 Fax: 3 516 21 85

Mob: 0300-8400944, 0301-8413933 E-mail: info@alnasarlab.com

نیوز آف دی ویک

ہمیں سچی توبہ کرنی ہوگی

خبر: ''سب لوگ مل کر حکمرانوں کا گریبان پکڑیں، مسائل حل کرنے کے لیے بغاوت کرنی پڑے گی'' میاں محمد نواز شریف

تبصرہ: اہلیہ انصار احمد

تبصرہ: نہیں جناب نہیں! مسائل حل کرنے کے لیے بغاوت نہیں بلکہ اللہ کے حضور سچی توبہ کرنی پڑے گی اور حکمرانوں کا گریبان پکڑنے سے پہلے ہمیں اپنے گریبانوں میں جھانکنا ہوگا۔ اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کو اپنا منشور بنا کر صدق دل سے عمل کرنا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک ہم اللہ کے حضور سچی توبہ اور اپنی اصلاح نہیں کریں گے، اس وقت تک ہم مسائل کی ''وادی تیہ'' (جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم چالیس سال تک بھٹکتی رہی تھی) میں بھٹکتے رہیں گے اور اس سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں پا سکیں گے۔ کاش! ہمارے ''عقل گزیدہ'' اور ''مادیت پرست'' لیڈر اور دانشور یہ سمجھ لیں کہ اللہ پاک نے قرآن پاک میں پچھلی قوموں کے واقعات محض قصہ کہانیاں سنانے کے لئے نازل نہیں فرمائے، بلکہ ان کا مقصد ہماری ہدایت، اصلاح اور ہمارے مسائل کے حل کے لئے رہنمائی ہے۔ افسوس ہے ان رہنماؤں پر جو نہ خود راہ پاتے ہیں اور نہ ہی قوم کی صحیح سمت رہنمائی کرتے ہیں۔ خود بھی گمراہ ہیں اور پوری قوم کو بھی گمراہ کر رہے ہیں اور بیچاری قوم ؎

چلتا ہوں تھوڑی دور ہر اک راہرو کے ساتھ پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں

کی عبرت ناک مثال بنی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم پر رحم فرمائے اور ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے۔

خطبہ چہارم: "انقلاب اسلامی کے ضمن میں تصادم کے مراحل"

ایمان کے ضمن میں ایک بہت بڑا مغالطہ

بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا فکر انگیز خطاب

[آیاتِ قرآنی کی تلاوت اور خطبۂ مسنونہ کے بعد]

حضرات! آج کے خطاب کا اصل موضوع تو اگرچہ انقلاب اسلامی کے ضمن میں تصادم کے مراحل ہے لیکن قبل ازیں مجھے اپنے پچھلے تین خطابات کے بعض مضامین کے اہم نکات بیان کرنے ہیں، جو بیان ہونے سے رہ گئے تھے۔ لہٰذا آج کا مضمون پورا نہ ہو پائے گا، بلکہ یہ اگلے اتوار کو ہی مکمل ہوگا، ان شاء اللہ۔ میرا جو پہلا خطبہ تھا، اس میں بحمد اللہ ایمان کی بحث بہت جامعیت کے ساتھ پوری ہوگئی۔ یہی اسلام کا فلسفہ ہے۔ یہی اسلام کی میٹافزکس ہے۔ اسی کے لیے انگریزی لفظ world view ہے، یعنی کائنات اور انسان کے بارے میں آپ کا تصور کیا ہے؟ دینی اصطلاح میں اِسی کا نام ایمان ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ اس دور میں ہم عام طور پر ایمان کو taken for granted لیتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ جب ہم مسلمان ہیں تو صاحب ایمان بھی ہیں۔ حالانکہ یہی سب سے بڑا مغالطہ ہے۔ ہماری تحریکیں اور دینی جدوجہد اس لیے ناکام ہو رہی ہے کہ ان کا نقطۂ آغاز (starting point) ہی غلط ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہمیں وراثتاً ایک عقیدہ منتقل ہوگیا ہے اور ہم زبان سے اُسی کا اقرار بھی کرتے ہیں، مگر بغور جائزہ لیا جانا چاہیے کہ وہ حقیقی ایمان، وہ یقین والا ایمان کہاں ہے۔ ذرا اپنے گریبانوں میں جھانکئے اور اپنے آپ سے یہ سوالات کیجیے۔

Am I really convinced about the existense of God?

Am I really convinced about the direction and the life after death?

Am I really convinced that Muhammad ﷺ is the prophet of Allah and The Quran is the guide book of Allah?

اِس سے معلوم ہوگا کہ اگرچہ ہم میں سے اکثر کا حال یہ ہے کہ ان حقائق کے بارے میں گمان تو ہے مگر ان پر وہ یقین نہیں جو فی الواقع ہونا چاہیے۔ بلکہ ہم میں سے اکثر کی کیفیت یہ ہے کہ

﴿اِنۡ نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّمَا نَحۡنُ بِمُسۡتَيۡقِنِيۡنَ ۝﴾ (الجاثیۃ)

"ہم اس کو محض وہمی خیال کرتے ہیں اور ہمیں یقین نہیں آتا۔"

جب میں نے اپنے طور پر دعوتی و تحریکی جدوجہد کا آغاز کیا تو "اسلام کی نشاۃِ ثانیہ: کرنے کا اصل کام" کے عنوان سے ایک مضمون قلم بند کیا، جو جون 1967ء کے میثاق میں شائع ہوا۔ اس مضمون میں "قرآن اکیڈمی" کا تصور موجود تھا۔ اس وقت تعلیم و تعلّم قرآن کو تحریک کی شکل میں برپا کرنے کا خاکہ ذہن میں آیا تھا۔ بہرحال اس کتابچے کا مرکزی مضمون یہی ہے کہ اگرچہ اس صدی کا یہ خاص معاملہ ہے کہ اس میں عالمی سطح پر احیائے اسلام کے لیے جدوجہد ہو رہی ہے، گزشتہ پچاس ساٹھ برس سے جماعت اسلامی، الاخوان المسلمون، مسجومی پارٹی، تبلیغی جماعت، عباد الرحمٰن گروپ اور سعید نورسی کی تحریک، سب ہی اپنے اپنے انداز میں اور اپنی فکر کے مطابق پوری محنت کے ساتھ کوشش کر رہے ہیں، لیکن یہ سوال ذہنوں میں آتا ہے کہ یہ سب تحریکیں دُنیوی نتائج کے اعتبار سے ناکام کیوں نظر آتی ہیں؟ تاحال کہیں پر بھی اسلامی انقلاب بالفعل برپا نہیں ہوسکا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ میری رائے میں ان تمام تحریکوں کے خلوص اور محنت کے باوجود ناکامی کی اصل وجہ یہ ہے کہ یہ تحریکیں ایمان کو Taken for granted لے رہی ہیں، یعنی جب ہم مسلمان ہیں تو ایمان تو لازماً موجود ہے۔ جو زور ایمان کے حصول پر ہونا چاہیے تھا اس کی ان تحریکوں نے بالعموم ضرورت ہی محسوس نہیں کی۔ حالانکہ یہی وہ چیز ہے جہاں پانی مر رہا ہے۔ جسے ہم ایمان سمجھ رہے ہیں وہ محض ایک موروثی عقیدہ ہے جس کا ہماری عملی زندگی سے کوئی تعلق نہیں، لیکن حقیقی ایمان یعنی یقین قلبی اور Personal Conviction کے درجے تک پہنچنے والا ایمان سرے سے مفقود ہے۔ ہم اپنی زندگیوں کو دیکھیں، اپنے معمولات پر تنقیدی نگاہ ڈالیں، اپنی اقدار کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوگا کہ خالص مادہ پرستانہ نقطۂ نظر ہمارے اذہان وقلوب پر مسلط ہے۔ آخرت پر اگر فی الواقع ایمان موجود ہو تو انسان کی دنیاوی زندگی کچھ اور ہی قسم کا نقشہ پیش کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان اگر ذہن وقلب میں راسخ ہو تو کچھ اور ہی طرح کا کردار وجود میں آتا ہے۔ رسول اکرم ﷺ سے حقیقی محبت اگر دل میں موجود ہو تو اس کا اظہار کسی اور طرح سے ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ کہاں ہے؟ معلوم ہوا کہ اصل کمی یہاں، پانی یہاں مر رہا ہے!!

ان تحریکوں کی ناکامی میں کچھ حصہ عجلت پسندی اور جلد بازی کا بھی ہے کہ ایک متعدبہ افراد اور معاشرے کے ذہین عناصر کے ذہنوں کو بدلے بغیر قبل از وقت سیاسی میدان میں چھلانگ لگا دی گئی۔ مختلف تحریکوں نے اس نوع کی غلطیاں بھی کی ہیں، لیکن ان تمام غلطیوں میں سب سے بڑی غلطی یہی ہے کہ ایمان پر جو زور (emphasis) ہونا چاہیے تھا، وہ نہیں ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مسلمان ہیں تو مومن بھی ہیں۔ حالانکہ یہ بہت بڑا مغالطہ ہے۔ افسوس کی بات ہے کہ کسی بھی دینی جماعت نے ایمان پر زور نہیں دیا، سوائے تبلیغی جماعت کے۔ بلاشبہ تبلیغی جماعت کے ہاں ایمان پر بہت زیادہ زور دیا جاتا ہے۔ ان کی گفتگوؤں میں، ان کے خطابات میں، ان کی تقاریر میں ایمان و یقین کا خصوصی ذکر اور حوالہ ہوتا ہے۔ یہ بات بتکرار یاد دلائی جاتی ہے کہ ہر شے اللہ کے کرنے سے ہوتی ہے محض اسباب سے نہیں ہوتی۔ بھوک روٹی سے نہیں مٹتی، اللہ کے اذن سے مٹتی ہے۔ پیاس پانی سے نہیں بجھتی، اللہ کے اذن سے بجھتی ہے۔ لہٰذا توکل اسباب پر نہیں بلکہ اللہ مسبب الاسباب پر ہونا چاہیے۔ لیکن بدقسمتی سے تبلیغی جماعت میں بھی ایمان کی جو intellectual dimension ہے، جو تفقہ والا حصہ ہے، جس کو قرآن علی وجہ البصیرت ایمان قرار دیتا ہے، اُس پر فوکس نہیں ہے۔ میں نے علی وجہ البصیرت ایمان کی تحریک پیدا کرنے کے لیے اپنی سی کوشش کی ہے۔ میری روز اول سے یہ کوشش رہی ہے کہ عہد حاضر کی عام علمی سطح پر آ کر intellectual dimension کے ساتھ ایمان کی وضاحت کی جائے۔

میں آج ایمان کی بحث کے ضمن میں ایک نقطہ کا اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے ایمان باللہ اور ایمان

بالآخرت کی وضاحت کرتے ہوئے ایک اصطلاح مبدا و معاد استعمال کی۔ یہ اصل میں حضرت مجدد الف ثانی امام ربانی شیخ احمد سرہندیؒ کی ایک تالیف کا نام ہے۔ مبدا کے معنی اُس جگہ کے ہیں جہاں سے ابتدا ہوتی ہو، اور معاد وہ مقام ہے جہاں لوٹ کر جانا ہے۔ مبدا و معاد کا علم جو ہمیں ایمان باللہ اور ایمان بالآخرت کے ضمن میں ملتا ہے، ہمارے سامنے نہ ہو تو ہمارا حال ان لوگوں کا سا ہوگا جو تشکیک میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایک بہت خوبصورت شعر ہے ؎

سنی حکایتِ ہستی تو درمیاں سے سنی
نہ ابتدا کی خبر ہے، نہ انتہا معلوم

ہمیں یہ معلوم ہی نہ ہوگا کہ ہم کہاں سے آئے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ پتا ہوگا کہ میں اتنے سال پہلے اپنی ماں کے پیٹ میں 9 مہینے رہ کر اس دنیا میں آیا تھا اور بس۔ اس سے پہلے کیا تھا؟ یہ کائنات کب سے ہے اور کب تک رہے گی؟ کچھ پتا نہیں ہوگا۔ اسی طرح یہ تو معلوم ہوگا کہ ایک وقت میں قبر پر اُتار دیا جاؤں گا لیکن اس کے بعد کیا ہوگا، کوئی پتا نہیں ہوگا۔ اس کو ایک مثال سے سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کو ذرا اپنے اوپر طاری کر کے سوچیے۔ فرض کیجیے، آپ لاہور سے کراچی جا رہے ہیں۔ آپ ریل میں بیٹھے ہیں، تو آپ کو معلوم ہے کہ آپ کا گھر اور بال بچے یہاں لاہور میں ہیں اور کراچی آپ فلاں کام کے لیے جا رہے ہیں۔ فلاں جگہ جانا ہے۔ یہ سب باتیں آپ کے ذہن میں ہیں۔ اب فرض کیجیے، آپ کے ساتھ کوئی ایسا حادثہ ہو جاتا ہے، مثلاً اوپر سے ٹرنک گر کر آپ کے سر پر لگ جاتا ہے جس سے آپ کی یادداشت زائل ہو جاتی ہے۔ اب کیا ہوگا؟ آپ کو کچھ یاد نہیں ہوگا کہ میں کون ہوں، کہاں رہتا ہوں؟ کہاں جا رہا ہوں؟ میرے اہل و عیال کہاں ہیں؟ آیا میرا کوئی ہے بھی یا نہیں ہے؟ آپ گاڑی میں بیٹھے یہ دیکھیں گے کہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد گاڑی رکتی ہے، کچھ لوگ اُس میں سے اُتر جاتے ہیں اور کچھ لوگ اُس پر سوار ہو جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کو اور کسی بات کا بھی علم نہیں ہوگا۔ اِس کیفیت سے آپ کو جو اُلجھن ہوگی، وہ ناقابل بیان ہوگی۔ یہی معاملہ ایمان کی دولت سے محروم انسان کا ہوتا ہے۔ اگر ہمارا اللہ اور آخرت پر ایمان نہ ہو تو مبداء و معاد کے علم کی طرف ہماری توجہ ہی نہیں ہوگی۔ ہم اس کے بارے میں بے علمی اور بے یقینی کا شکار ہوں گے۔ معلوم ہی نہیں ہوگا کہ ہم کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں۔ سورۃ الملک میں اللہ فرماتا ہے:

﴿ اَفَمَنۡ يَّمۡشِىۡ مُكِبًّا عَلٰى وَجۡهِهٖۤ اَهۡدٰٓى اَمَّنۡ يَّمۡشِىۡ سَوِيًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍ ﴿۲۲﴾ ﴾

"بھلا جو شخص چلتا ہوا منہ کے بل گر پڑتا ہے وہ سیدھے راستے پر ہے یا وہ جو سیدھے راستے پر برابر چل رہا ہو؟"

یہاں اللہ مثال دے کر سمجھا رہا ہے کہ ایک شخص وہ ہے جو اوندھے منہ زمین پر گھسٹ رہا ہے، اور دوسرا وہ شخص ہے جو کھڑا سیدھے راستے پر چل رہا ہے۔ کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں؟ ان میں ہدایت یافتہ کون ہوگا؟ ظاہر ہے، وہ شخص ہدایت یافتہ نہیں کہ جو اوندھے منہ گھسٹ رہا ہے۔ وہ تو اپنے پیٹ کے بل پر چل رہا ہے۔ اُس کے پیشِ نظر تو پیٹ اور جنس کے تقاضے ہیں۔ یہی اُس کی زندگی ہے۔ مبدا و معاد کا علم نہ ہو تو انسان یہی سمجھے گا کہ میں پیٹ کے لیے اور جنس کے لیے جی رہا ہوں، اللہ اللہ خیر سلا۔ ایسا شخص سیدھے راستے پر کیونکر ہو سکتا ہے۔ صحیح راہ پر تو وہ شخص ہوگا جو کھڑا ہو کر سیدھا چل رہا ہے۔ اس کے سامنے اس کی منزل ہے۔ اُس کا ایک ہدف ہے۔ اُسے معلوم ہے کہ میں اللہ کے پاس سے آیا ہوں اور مجھے اللہ ہی کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حیاتِ انسانی یہی نہیں جس میں ہم جی رہے ہیں بلکہ یہ بہت طویل ہے۔ بقول علامہ اقبال ؎

تو اسے پیمانۂ امروز و فردا سے نہ ناپ
جاوداں پیہم رواں ہر دم جواں ہے زندگی

اس ضمن میں قرآن مجید میں سورۃ المومن میں بڑی عظیم آیت آئی ہے۔ اکثر و بیشتر مفسرین اسے سمجھ نہیں سکے۔ اس آیت میں نقشہ کھینچا گیا ہے کہ جہنمی اللہ کے سامنے فریاد کریں گے۔

﴿ قَالُوۡا رَبَّنَاۤ اَمَتَّنَا اثۡنَتَيۡنِ وَاَحۡيَيۡتَنَا اثۡنَتَيۡنِ فَاعۡتَرَفۡنَا بِذُنُوۡبِنَا فَهَلۡ اِلٰى خُرُوۡجٍ مِّنۡ سَبِيۡلٍ ﴿۱۱﴾ ﴾ (مومن)

"وہ کہیں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں دو دفعہ بے جان کیا اور دو دفعہ جان بخشی۔ ہم کو اپنے گناہوں کا اقرار ہے تو کیا نکلنے کی کوئی راہ ہے۔"

تو یہ موت کی دو صورتیں کون سی ہیں؟ جن کا یہاں ذکر ہو رہا ہے۔ ہم تو ایک ہی موت سے واقف ہیں۔ اسی طرح یہاں مذکور دو احیاء کون سے ہیں ہم تو ایک ہی احیاء سے آگاہ ہیں جو قیامت کے دن ہوگا۔ یہی بات سورۃ البقرہ میں ایک اور انداز میں بھی آئی ہے۔

﴿ كَيۡفَ تَكۡفُرُوۡنَ بِاللّٰهِ وَكُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡيَاكُمۡ‌ۚ ثُمَّ يُمِيۡتُكُمۡ ثُمَّ يُحۡيِيۡكُمۡ ثُمَّ اِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۲۸﴾ ﴾

"(کافرو) تم اللہ سے کیونکر منکر ہو سکتے ہو، جس حال میں کہ تم بے جان تھے تو اس نے تم کو جان بخشی۔ پھر وہی تم کو مارتا ہے۔ پھر وہی تم کو زندہ کرے گا۔ پھر تم اسی کی طرف لوٹ کر جاؤ گے۔"

انسان کی پانچ زندگیاں ہیں یا یوں کہیے کہ طویل زندگی کے پانچ ادوار ہیں، جن میں سے دو ادوار سوتے ہوئے گزرتے ہیں اور تین بیداری میں ہیں۔ سب سے پہلا دور وہ ہے جب عالم ارواح میں انسان کی روح کو پیدا کیا گیا۔ اُس وقت صرف روح تھی، جسم نہیں تھا۔ اور وہی عالم امر ہے۔ وہاں صرف روحانی زندگی تھی۔ اس پہلی زندگی کے بعد ہمیں سلا دیا گیا۔ یہ گویا دوسری زندگی ہے۔ یہ موت اور نیند کی کیفیت ہے۔ اس کے بعد ہمیں تیسری زندگی اس دنیا میں ملی۔ اس زندگی کا آغاز رحم مادر سے ہوتا ہے، جب انسان کو مادی جسم عطا کیا جاتا ہے۔ رحم مادر میں انسانی جنین جب 120 دن کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو بھیجتا ہے جو اُس میں روح پھونکتا ہے۔ حیات دنیا کا 70،80 سالہ عرصہ مکمل ہوتے ہی انسان کا انتقال ہو جاتا ہے۔ یہاں سے اُس کی چوتھی زندگی شروع ہو جاتی ہے۔ یہ عالم برزخ اور قبر کی زندگی ہے۔ پانچویں زندگی آخرت کی ہے۔ یہ اُس وقت شروع ہوگی جب صور پھونکا جائے گا۔ صور کے اثر سے سب مرے ہوئے لوگ جی اُٹھیں گے، اور اپنی قبروں سے نکل کر دی گئی خبروں کی سچائی کا نظارہ کریں گے اور اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ ہر مردہ اُسی ہیئت اور حالت پر اُٹھے گا جس میں اُس کی موت واقع ہوئی تھی۔ اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ہماری یہ حیات دنیوی دو موتوں کے درمیان ہے۔ ایک موت وہ ہے جب ہماری ارواح کو پیدا کرنے اور اُن سے عہد الست لینے کے بعد انہیں کولڈ سٹوریج میں رکھ دیا گیا اور دوسری موت وہ جو اس دنیا کی زندگی کے اختتام پر آتی ہے۔ یہ زندگی ایک طویل سفر حیات کا ایک مختصر سا حصہ ہے، اور یہ اس لیے عطا کی گئی ہے، تاکہ ہمیں آزمایا جائے، جیسا کہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا:

﴿ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَيٰوةَ لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا‌ ؕ ﴾ (الملک:2)

"اسی نے موت اور زندگی کو پیدا کیا، تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔"

یہ زندگی امتحان کے لیے ہے۔ ہم کمرۂ امتحان میں بیٹھے ہیں۔ ہم بالعموم جس امتحان سے واقف ہیں، وہ تین گھنٹے کا ہوتا مگر یہ امتحان زندگانی 60،70 سال کے عرصے پر محیط ہے۔ اس امتحان کا نتیجہ آخرت میں جنت یا جہنم کی صورت میں سامنے آئے گا۔ علامہ اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

قلزم ہستی سے تو اُبھرا ہے مانند حباب
اس زیاں خانے میں تیرا امتحاں ہے زندگی

(جاری ہے)

غزوۂ احزاب

کھرے اور کھوٹے میں امتیاز کی کسوٹی

حافظ محمد مشتاق ربانی

اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اہل ایمان کو آزماتا ہے۔ سورۃ العنکبوت میں ارشاد ہے:

﴿اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْٓا اَنْ یَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَھُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝۲ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ فَلَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَلَیَعْلَمَنَّ الْکٰذِبِیْنَ ۝۳﴾

''کیا لوگ یہ خیال کیے ہوئے ہیں کہ (صرف) یہ کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے چھوڑ دیئے جائیں گے اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی، حالانکہ جو لوگ ان سے پہلے ہو چکے ہیں، ہم نے ان کو بھی آزمایا تھا۔ سو اللہ ان لوگوں کو ممیز کرے گا جو سچے ہیں اور جھوٹوں کو بھی ممیز کر کے رہے گا۔''

اللہ تعالیٰ کی اس آزمائش کے مختلف راستے ہیں، جن میں سے ایک راستہ یہ ہے کہ وہ جنگ کے ذریعے سے آزماتا ہے۔ جنگ ایک مشکل ترین حالت ہوتی ہے جس میں تمام لوگ کامیابی کے ساتھ سرخرو نہیں ہوتے۔ جو لوگ اپنے مشن سے مخلص ہوتے ہیں وہ ہر طرح کی قربانی دینے کے لیے تیار ہوتے ہیں، اور جو کسی جماعت کے ساتھ ذاتی مفادات کی خاطر منسلک ہوتے ہیں، جنگ میں ان کی کمزوری ظاہر ہو جاتی ہے۔ تقریباً تمام جنگوں میں ہی سچے مسلمان اور منافقین جدا جدا نظر آتے ہیں۔ ان جنگوں میں سے ایک غزوۂ احزاب / خندق تھی۔ جس کا ذکر سورۃ الاحزاب میں تفصیلاً ہوا ہے۔ یہ غزوہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے دوسرے معرکوں سے الگ تھلگ تھا۔ یہ ایک مشکل ترین معرکہ تھا، جس میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو گیا۔ اگر یہ معرکہ اتنا شدید نہ ہوتا تو شاید منافقین سچے اہل ایمان سے جدا نظر نہ آتے۔

غزوۂ احزاب شوال 5ھ کو ہوا۔ اس کا پس منظر یہ تھا کہ یہودی قبیلہ بنو نضیر مسلمانوں سے شکست کھانے کے بعد خیبر جا کر آباد ہو گیا۔ ان لوگوں نے اپنی شکست کا بدلہ لینے اور اپنی بھڑاس نکالنے کے لیے کوشش کی کہ عرب کے قبائل مل کر نبی کریم ﷺ اور آپؐ کے اصحاب پر حملہ کریں۔ چنانچہ انہوں نے ان عرب قبائل سے رابطہ کیا جو مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی قوت سے خوفزدہ تھے۔ ان میں سے ایک قبیلہ غطفان تھا۔ ان یہودیوں نے قبیلہ غطفان کو یقین دہانی کروائی کہ اس جنگ میں قریش اور اہل مکہ کے علاوہ اور قبائل بھی شریک ہوں گے۔ یہودیوں کی کوشش کا نتیجہ یہ نکلا کہ قریش ابوسفیان کی قیادت میں نکلے۔ اُن کی تعداد چار ہزار تھی۔ ان کے ساتھ تین سو گھوڑے اور ہزار اونٹ تھے۔ قبیلہ غطفان عیینہ بن حصن کی قیادت میں نکلا۔ ان کے ساتھ ہزار گھوڑ سوار تھے۔ ان کے علاوہ بنو مرہ، بنو اشجع، بنو سلیم، بنو اسد، اور دیگر اپنے اپنے قائدین اور سرداروں کی سربراہی میں نکلے۔ ان تمام قبائل کی تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی۔ کفار کے اس متحدہ جتھے کا سپہ سالار ابوسفیان تھا۔ (یاد رہے کہ بعد ازاں فتح مکہ کے موقع پر ابوسفیان نے اسلام قبول کر لیا تھا۔) یہ اتنے زیادہ گروہ آپس کی نفرت، دوری اور قبائلی عصبیت کے باوجود اسلام کو مٹانے کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ اسلام کی اس وقت تک کی تاریخ میں یہ پہلا موقع تھا کہ اسلام دشمن اکٹھے ہو کر مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے، اس سے پہلے عرب کی تمام جنگوں میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ سوچنے کی بات ہے کہ غزوۂ بدر میں کافر ایک ہزار تھے۔ غزوۂ احد میں تین ہزار تھے۔ صرف ایک سال کے بعد ان کی تعداد دس ہزار تک پہنچ گئی۔ کفار اکٹھے ہو کر متحدہ لشکر کی صورت میں ایک ہی مقصد لے کر آئے تھے کہ مسلمانوں کو تہس نہس کر دیا جائے، اور دین اسلام کا نام ونشان تک مٹا دیا جائے۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ اس وقت کی نیٹو فوج تھی۔ ان کے مقابلہ میں مسلمان تقریباً تین ہزار بلکہ بعض سیرت نگاروں کے نزدیک صرف پندرہ سو تھے۔ کفار کا یہ متحدہ لشکر مسلمانوں پر تقریباً تمام اطراف سے حملہ آور ہوا۔ قرآن حکیم اِس کا یوں نقشہ کھینچا ہے: ﴿اِذْ جَآءُوْکُمْ مِّنْ فَوْقِکُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْکُمْ﴾ (الاحزاب:10) ''جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے سے چڑھ دوڑے۔'' بنو غطفان اور فزارہ نے مدینہ منورہ کے مشرق سے حملہ کیا۔ بنو المصطلق جنوب مغرب سے آئے۔ اہل طائف، بنو کنانہ اور اہل مکہ نے جنوب سے چڑھائی کی۔ کفار کے اس بہت بڑے لشکر کی آمد سے قبل نبی اکرم ﷺ نے اپنا دفاعی نظام مرتب کر لیا، لیکن پھر بھی صورتِ حال اتنی گھمبیر تھی کہ اس سے پہلے اتنا خوفناک موقع نہیں آیا تھا۔ اس موقع پر مسلمانوں کی خوب آزمائش کی گئی۔ انہیں خوب جھنجھوڑا گیا۔ مسلمانوں کی اندرونی کیفیت کا قرآن حکیم نے یوں نقشہ کھینچا ہے:

﴿وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ بِاللّٰہِ الظُّنُوْنَا ۝ ھُنَالِکَ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ۝﴾ (الاحزاب:10، 11)

''اور جب نگاہیں کج ہو گئیں اور کلیجے منہ کو آنے لگے اور تم اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے، اس وقت اہل ایمان امتحان میں ڈالے گئے اور بالکل ہلا دیے گئے۔''

لیکن اس صورتِ حال کو دیکھ کر سچے اہل ایمان بالکل نہ گھبرائے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے پہلے ہی سے ان کو ایسی صورتِ حال سے دوچار ہونے کے لیے آگاہ کر دیا تھا۔ یہ خوفناک صورت حال ان کے ایمان ویقین میں اضافہ کا باعث بنی بلکہ ان کا جذبۂ اطاعت مزید بڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے سچے اہل ایمان کے بارے میں ہمیں بتایا:

﴿وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ز وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ۝﴾ (الاحزاب:22)

''اور جب اہل ایمان نے حملہ ہونے والی جماعتوں کو دیکھا تو وہ بولے کہ یہ تو وہی چیز پیش آئی جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کر رکھا تھا۔ اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ کہا، اور اس چیز نے ان کے ایمان واطاعت ہی میں اضافہ کیا۔''

یہ سچے اہل ایمان جو شہادت کا انتظار کر رہے تھے،

اللہ تعالیٰ نے انہیں ''رجال'' سے تعبیر کیا ہے۔ یعنی ایسے ہی لوگ فی الواقع مرد کہلوانے کے حق دار تھے۔ جوانمردی اور شہادت کی طلب پورے مسلمان لشکر میں نہیں پائی جاتی تھی، بلکہ کچھ تعداد اُن منافقین کی بھی تھی جو کفار فوج کی قوت اور شان وشوکت دیکھ کر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو جھٹلانے لگے۔ انہوں نے یہ صورتحال دیکھ کر کہا:

﴿مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اِلَّا غُرُوْرًا﴾ (الاحزاب:12)

''اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے تو ہم سے محض دھوکے کا وعدہ کیا تھا۔''

منافقین کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے تو ہم سے فتح و کامرانی کا وعدہ کیا تھا، ہم سے تو کہا گیا تھا کہ قیصر و کسریٰ کی سلطنتیں تمہارے قدموں میں ہوں گی، جبکہ اِس وقت حالات یہ ہیں کہ ہم رفع حاجت کے لیے بھی باہر نہیں جاسکتے۔ حملہ آوروں نے ہمارے باغات اجاڑ دیئے ہیں۔ چاروں طرف سے محاصرہ ہے۔ کھانے پینے کو کچھ میسر نہیں۔ غضب کی سردی نے زندگی اجیرن کر رکھی ہے۔ منافقین میں سے ایسے لوگ بھی تھے جو دوسرے لوگوں کو گھروں کو لوٹ جانے اور میدان جنگ سے فرار ہونے کا مشورہ دے رہے تھے۔ وہ بہانہ بنا رہے تھے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں ﴿اِنَّ بُيُوْتَنَا عَوْرَةٌ﴾ (الاحزاب:13) ''ہمارے گھر کھلے پڑے ہوئے ہیں۔'' حالانکہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کی ہر لحاظ سے دفاعی منصوبہ بندی کر رکھی تھی۔ ان کی یہ تمام باتیں تو ایسے ہی تھیں جبکہ حقیقت یہ تھی کہ وہ جنگ سے بھاگنا چاہتے تھے، تاکہ موت سے بچ جائیں۔ ان کی کتنی حماقت ہے۔ وہ موت سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ یہ تو ایسی حقیقت ہے کہ وہ میدان جنگ میں نہ بھی ہوں، پھر بھی موت مقررہ وقت پر آ جائے گی۔ اصل میں ایسے لوگ تھے کہ اگر فاتح کفار ان منافقین کو دعوت دیتے کہ آؤ مل کر مسلمانوں کا قلع قمع کریں، تو وہ اس کام میں ذرا دیر نہ کرتے اور فوراً ان کے ساتھ چل پڑتے۔ اُن لوگوں نے اللہ تعالیٰ سے کئی بار عہد کیا تھا کہ جب بھی میدان جنگ کا موقع آئے گا، وہ اخلاص اور

> **غزوۂ احزاب میں عرب کی کفریہ طاقتیں متحدہ لشکر کی صورت میں ایک ہی مقصد لے کر آئیں کہ اسلام کا نام ونشان تک مٹا دیا جائے۔ کہا جاسکتا ہے یہ اُس وقت کی نیٹو فوج تھی جسے منہ کی کھانی پڑی۔ آج بھی نیٹو کے متحدہ لشکر کو افغانستان میں عبرت ناک شکست کا سامنا ہے**

پوری وفاداری کے ساتھ لڑیں گے، لیکن پہلے کی طرح وہ ہر بار اپنے عہدو پیمان کو پس پشت ڈال دیتے۔ یہ ایسے بخیل لوگ تھے کہ اپنا مال، وقت اور جان کوئی بھی چیز اللہ کے راستے میں قربان کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ قرآن نے اُن کے خوف کی کیفیت کا نقشہ یوں کھینچا ہے۔

﴿اَشِحَّةً عَلَيْكُمْ ۚ فَاِذَا جَاۗءَ الْخَوْفُ رَاَيْتَهُمْ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ تَدُوْرُ اَعْيُنُهُمْ كَالَّذِيْ يُغْشٰى عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ لَمْ يُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ ۭ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرًا ⑲ يَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ لَمْ يَذْهَبُوْا ۚ وَاِنْ يَّاْتِ الْاَحْزَابُ يَوَدُّوْا لَوْ اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِي الْاَعْرَابِ يَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَاۗىِٕكُمْ ۭ وَلَوْ كَانُوْا فِيْكُمْ مَّا قٰتَلُوْٓا اِلَّا قَلِيْلًا ⑳﴾ (الاحزاب)

''جو تمہارا ساتھ دینے میں سخت بخیل ہیں خطرے کا وقت آجائے تو اس طرح دیدے پھرا پھرا کر تمہاری طرف دیکھتے ہیں جیسے کسی مرنے والے پر غشی طاری ہو رہی ہو مگر جب خطرہ گزر جاتا ہے تو یہی لوگ فائدوں کے حریص بن کر قینچی کی طرح چلتی ہوئی زبانیں لیے تمہارے استقبال کو آجاتے ہیں۔ یہ لوگ ہرگز ایمان نہیں لائے، اسی لیے اللہ نے ان کے سارے اعمال ضائع کر دیے۔ اور ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ یہ سمجھ رہے ہیں کہ حملہ آور گروہ ابھی گئے نہیں ہیں۔ اور اگر وہ پھر حملہ آور ہو جائیں تو ان کا جی چاہتا ہے کہ اس موقع پر کہیں صحرا میں بدوؤں کے درمیان جا بیٹھیں اور وہیں سے تمہارے حالات پوچھتے رہیں۔ تاہم اگر یہ تمہارے درمیان رہے بھی تو لڑائی میں کم ہی حصہ لیں گے۔''

اس موقع پر نبی ﷺ نے یہ دعا کی:

((اللھم منزل الکتاب سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم))

''اے اللہ! کتاب کو اتارنے والے اور جلد حساب لینے والے ان لشکروں کو شکست دے، اے اللہ! انہیں شکست دے اور جھنجھوڑ کر رکھ دے۔''

اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ ایک مہینہ کے محاصرہ کے باوجود کفار پیش قدمی نہ کر سکے۔ اللہ نے آندھی اور غیر مرئی لشکروں سے مسلمانوں کی مدد کی۔ ارشاد ہے:

﴿فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا﴾ (الاحزاب:9)

''تو ہم نے ان پر ایک سخت آندھی بھیج دی اور اپنی فوجیں روانہ کیں، جو تم کو نظر نہ آتی تھیں۔''

نبی اکرم ﷺ اکثر یہ فرماتے تھے:

((صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ))

''اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی، اور اپنے بڑے بڑے مخالف لشکروں کو تنہا ہزیمت دی۔''

اس جنگ میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہونے سے نبی اکرم ﷺ کی کامیاب جنگی حکمت عملی بھی سامنے آتی ہے۔ اس جنگ میں آپ ؐ نے بے مثال عسکری مہارت کا ثبوت دیا، جس سے مسلمانوں کے قدم ڈگمگائے نہیں اور انہوں نے بھرپور ثابت قدمی کا مظاہرہ کیا۔ عظیم سکالر شیخ محمد فتح اللہ گولن (ترکی) اپنی کتاب ''محمد ﷺ، نور سرمدی: فخر انسانیت'' کی جلد دوم، ص:119 میں لکھتے ہیں: ''غزوۂ خندق میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئی انتہائی مشکل حالات میں فتح مبین حاصل کی۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی عظیم فراست کی بدولت جنگ کے ان حالات وواقعات پر گہری نظر رکھی ہوئی تھی، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کو وحی کے ذریعے بتایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی روشنی میں بہترین حکمت عملی تشکیل دے کر اسے انسانی نقطۂ نظر سے مشکل ترین معرکے میں انتہائی کامیابی سے عملی جامہ پہنایا۔ بظاہر ان حالات میں فتح حاصل کرنا نہ صرف مشکل، بلکہ محال دکھائی دیتا تھا'' غزوۂ خندق میں فتح نصیب ہونا فی الواقع اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت تھی کہ اس نے اس وقت کی ''نیٹو'' فوج کو شکست دی تھی۔ ہم اللہ کے حضور امید رکھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ نے جس طرح غزوۂ احزاب میں اُس وقت کی ''نیٹو'' فوج کو شکست دی تھی اسی طرح افغانستان میں آج کی نیٹو فوج کو پوری طرح شکست سے دوچار کر دے۔ (آمین)

وما النصر الا من عند اللہ

مثبت کام کی بنیاد تو ڈال دو!

/ شاہد حفیظ /

1930ء کے عشرے میں (یہ کمیونزم کے زمانے کا ذکر ہے) ایک طالب علم نے جب مصر کی ایگریکلچر یونیورسٹی میں داخلہ لیا، وقت ہونے پر اُس نے نماز پڑھنے کی جگہ تلاش کرنا چاہی تو اُسے بتایا گیا کہ یونیورسٹی میں نماز پڑھنے کی جگہ تو نہیں ہے۔ ہاں مگر تہہ خانے میں بنے ہوئے ایک کمرے میں اگر کوئی چاہے تو وہاں جا کر نماز پڑھ سکتا ہے۔

طالب علم یہ بات سوچتے ہوئے کہ دوسرے طالب علم اور اساتذہ نماز پڑھتے بھی ہیں یا نہیں، تہہ خانے کی طرف اُس کمرے کی تلاش میں چل پڑا۔ وہاں پہنچ کر اُس نے دیکھا کہ نماز کے لیے کمرے کے وسط میں ایک پھٹی پرانی چٹائی تو بچھی ہوئی ہے مگر کمرہ صفائی سے محروم اور کاٹھ کباڑ اور گرد و غبار سے اٹا ہوا ہے۔ جبکہ یونیورسٹی کا ایک ادنیٰ ملازم وہاں پہلے سے نماز پڑھنے کے لیے موجود ہے۔

طالب علم نے ملازم سے پوچھا، کیا آپ یہاں نماز پڑھیں گے؟ ملازم نے جواب دیا، ہاں، اوپر موجود لوگوں میں سے کوئی بھی ادھر نماز پڑھنے کے لیے نہیں آتا اور نماز کے لیے اس کے علاوہ کوئی جگہ بھی نہیں ہے۔ طالب علم نے ملازم کی بات پر اعتراض کرتے ہوئے کہا: مگر میں یہاں ہرگز نماز نہیں پڑھوں گا اور اوپر کی طرف سب لوگوں کو واضح دکھائی دینے والی مناسب سی جگہ کی تلاش میں چل پڑا۔ اور پھر اُس نے ایک جگہ کا انتخاب کر کے بلند آواز سے اذان کہی۔ پہلے تو سب لوگ اس کے اِس عمل پر حیرت زدہ ہوئے۔ پھر انہوں نے ہنسنا اور قہقہے لگانا شروع کر دیا۔ اُنگلیاں اُٹھا کر اس طالب علم کو پاگل اور اُجڈ شمار کرنے لگے۔ مگر یہ طالب علم تھا کہ کسی چیز کی پروا کیئے بغیر اذان پوری کہہ کر تھوڑی دیر کے لیے اُدھر ہی بیٹھ گیا۔ اُس کے بعد دوبارہ اُٹھ کر اقامت کہی اور اکیلے ہی نماز پڑھنا شروع کر دی۔ اُس کی نماز میں محویت سے تو ایسا دکھائی دے رہا تھا کہ گویا وہ اس دنیا میں تنہا ہی ہے اور اُس کے آس پاس کوئی بھی موجود نہیں۔

دوسرے دن پھر اُسی وقت پر آ کر اُس نے وہاں پھر بلند آواز سے اذان دی، خود ہی اقامت کہی اور خود ہی نماز پڑھ کر اپنی راہ لی۔ اور اس کے بعد تو یہ معمول ہی چل نکلا۔ ایک دن، دو دن، تین دن۔۔۔ وہی صورتحال۔۔۔ پھر قہقہے لگانے والے لوگوں کے لیے اُس طالب علم کا یہ دیوانہ پن کوئی نئی چیز نہ رہی اور آہستہ آہستہ قہقہوں کی آواز بھی کم سے کم ہوتی گئی۔

اس کے بعد پہلی تبدیلی کی ابتدا ہوئی۔ نیچے تہہ خانے میں نماز پڑھنے والے ملازم نے ہمت کر کے باہر اس جگہ پر اس طالب علم کی اقتدا میں نماز پڑھ ڈالی۔ ایک ہفتے کے بعد یہاں نماز پڑھنے والے چار لوگ ہو چکے تھے۔ اگلے ہفتے ایک اُستاد بھی آ کر اِن لوگوں میں شامل ہو گیا۔

یہ بات پھیلتے پھیلتے یونیورسٹی کے چاروں کونوں میں پہنچ گئی۔ پھر ایک دن چانسلر نے اس طالب علم کو اپنے دفتر میں بلا لیا اور کہا: تمہاری یہ حرکت یونیورسٹی کے معیار سے میل نہیں کھاتی اور نہ ہی یہ کوئی مہذب منظر دکھائی دیتا ہے کہ تم یونیورسٹی ہال کے بیچوں بیچ کھڑے ہو کر اذانیں دو یا جماعت کراؤ۔ ہاں میں یہ کر سکتا ہوں کہ یہاں اس یونیورسٹی میں ایک کمرے کی چھوٹی سی صاف سُتھری مسجد بنوا دیتا ہوں، جس کا دل چاہے نماز کے وقت وہاں جا کر نماز پڑھ لیا کرے۔ اور اس طرح مصر کی ایگریکلچر یونیورسٹی میں پہلی مسجد کی بنیاد پڑی۔ اور یہ سلسلہ یہاں پر رُکا نہیں، باقی یونیورسٹیوں کے طلبہ کی بھی غیرت ایمانی جاگ اُٹھی اور ایگریکلچر یونیورسٹی کی مسجد کو بنیاد بنا کر سب نے اپنے اپنے ہاں مسجدوں کی تعمیر کا مطالبہ کر ڈالا اور پھر ہر یونیورسٹی میں ایک مسجد بن گئی۔

اِس طالب علم نے ایک مثبت مقصد کے حصول کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لیا اور پھر اس مثبت مقصد کے نتائج بھی بہت عظیم الشان نکلے۔ اور آج دن تک، خواہ یہ طالب علم زندہ ہے یا فوت ہو چکا ہے، مصر کی یونیورسٹیوں میں بنی ہوئی سب مسجدوں میں اللہ کی بندگی ادا کیے جانے کے عوض اجر و ثواب پا رہا ہے اور رہتی دنیا تک اسی طرح اجر پاتا رہے گا۔ اس طالب علم نے اپنی زندگی میں کار خیر کر کے نیک اعمالوں میں اضافہ کیا۔

قارئین! میرا آپ سے یہ سوال ہے کہ ہم نے اپنی زندگیوں میں ایسا کون سا اضافہ کیا ہے؟ تا کہ ہمارا اثر و رسوخ ہمارے گرد و نواح کے ماحول پر نظر آئے۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے اطراف میں نظر آنے والی غلطیوں کی اصلاح کرتے رہا کریں۔ حق اور سچ کہنے اور کرنے میں کیسی مروت اور کیسا شرمانا؟ بس مقاصد میں کامیابی کے لیے اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد و نصرت کی دعا مانگتے رہیں۔

اور اس کا فائدہ کیا ہوگا؟

اپنے لیے اور دوسرے کے لیے سچائی اور حق کا علم بلند کر کے اللہ کے ہاں ماجور ہوں کیونکہ جس نے کسی نیکی کی ابتدا کی اُس کے لیے اجر، اور جس نے رہتی دنیا تک اُس نیکی پر عمل کیا اُس کے لیے اور نیکی شروع کرنے والے کو بھی ویسا ہی اجر ملتا رہے گا۔

لوگوں میں نیکی کرنے کی لگن کی کمی نہیں ہے، بس اُن کے اندر احساس جگانے کی ضرورت ہے۔ قائد بنئے اور لوگوں کے احساسات کو مثبت رُخ دیجئے۔

اگر کبھی اچھے مقصد کے حصول کے دوران لوگوں کے طنز و تضحیک سے واسطہ پڑے تو یہ سوچ کر دل کو مضبوط رکھیئے کہ انبیاء علیہم السلام کو تضحیک سے بھی ہٹ کر ایذا کا بھی نشانہ بننا پڑتا تھا۔

ساہیوال میں تنظیم اسلامی خواتین کی نائب ناظمہ صاحبہ کا خصوصی خطاب

تین سال قبل راقمہ کی ترجمۂ قرآن کلاس کی اختتامی تقریب میں تنظیم اسلامی حلقہ خواتین کی نائب ناظمہ علیا امۃ المعطی صاحبہ مہمان مقررہ تھیں اور بیگم ڈاکٹر اسرار احمدؒ صاحبہ نے اس پروگرام کی صدارت کی تھی۔ اس پروگرام اور خصوصاً اُمۃ المعطی صاحبہ کے خطاب کو خواتین نے بہت پسند کیا۔ چنانچہ بعدازاں ایک عرصے سے ساہیوال کی خواتین کی طرف سے یہ تقاضا کیا جارہا تھا کہ نائب ناظمہ صاحبہ کو دوبارہ مدعو کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس تقاضا کی تکمیل کا سبب یوں بنایا کہ بوریوالہ کی ایک دیندار خاتون باجی فضیلت صاحبہ نے جو بوریوالہ میں ایک دینی مدرسہ چلارہی ہیں اور ساہیوال میں بھی مختلف حلقوں میں دروس قرآن دیتی ہیں، امۃ المعطی صاحبہ کو ساہیوال مدعو کیا۔ اِس پروگرام کے لیے النور میرج ہال کا انتخاب کیا گیا۔ انتظامیہ نے ہال بلا معاوضہ پیش کیا۔ باجی فضیلت نے پروگرام کی تشہیر کے لیے کثیر تعداد میں اشتہار چھپوا کر تقسیم کروائے۔ اس کے علاوہ راقمہ کے شوہر جناب عبداللہ سلیم نے بھی کیبل کے ذریعے اس پروگرام کی تشہیر کروائی۔ حسب پروگرام نائب ناظمہ، ناظمہ علیا حلقہ خواتین بیگم ڈاکٹر اسرار احمدؒ صاحبہ اور اپنی بہن کے ہمراہ ساہیوال تشریف لے آئیں۔ پروگرام کا آغاز دن گیارہ بجے ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد فضیلت باجی نے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ ہمارے لیے مقام غور یہ ہے کہ جو اُمت کل تک سربلندی اور کامرانی کی منزلوں پر فائز تھی، آج کیوں ذلیل وخوار ہے؟ اغیار کیوں ہم پر ٹوٹ پڑے ہیں؟ قرآن کی بے حرمتی اور نبی آخر الزماں کی شان میں گستاخی کی ناپاک جسارتیں کیوں ہورہی ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہماری زبوں حالی کا اصل سبب ہماری بے عملی اور دین سے دوری ہے۔ اور اس زبوں حالی سے چھٹکارا کا واحد راستہ قرآن حکیم کو مضبوطی سے تھامنا۔ اس کے بعد انہوں نے مہمان مقررہ امۃ المعطی کو خطاب کی دعوت دی۔ انہوں نے بہت ہی پراثر انداز سے حکمت قرآنی کے موتی بکھیرے اور ہماری زبوں حالی اور اُس کے اسباب کی نشاندہی کی اور بتایا کہ موجودہ پستی سے نکلنے کا واحد راستہ تمسک بالقرآن ہے۔ مسلمانوں کی سربلندی، شان وشوکت اور غلبہ وکامرانی احکامات قرآنی پر عمل پیرا ہونے پر منحصر ہے۔ آج ہم اس لیے ذلیل ورسوا ہیں کہ ہم نے قرآن کو چھوڑ رکھا ہے۔ اگر ہم انفرادی اور اجتماعی حیات میں قرآن وسنت سے جڑ جائیں تو ذلت ورسوائی کے اندھیروں سے نکل سکتے ہیں۔ نائب ناظمہ کے ایمان افروز خطاب کے بعد دوسری مہمان مقررہ امۃ الحی صاحبہ کو دعوت خطاب دی گئی۔ انہوں نے فتنۂ دجالیت پر روشنی ڈالی اور اس سے بچنے اور نکلنے کا راستہ بتایا۔ آخر میں محترمہ ناظمہ علیا نے مختصر دعا کروائی اور اس کے ساتھ ہی یہ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اس پروگرام میں تقریباً 1500 خواتین شریک ہوئیں۔

(رپورٹ: اہلیہ عبداللہ سلیم)

تنظیم اسلامی حلقہ مالاکنڈ کے زیر اہتمام تیمر گرہ میں مبتدی تربیتی کورس

تنظیم اسلامی حلقہ مالاکنڈ کے زیر اہتمام یکم تا 7 اپریل 2011ء تیمر گرہ میں مبتدی تربیتی کورس کا انعقاد کیا گیا۔ اِس کورس میں 19 رفقاء اور پانچ احباب نے کل وقتی شرکت کی۔ روزانہ کے معمول میں نماز فجر سے پہلے نوافل کے لیے اُٹھنا، ذکر اذکار اور نماز فجر کے بعد درس قرآن شامل تھا۔ درس قرآن کی ذمہ داری مختلف مدرسین نے ادا کی۔ رفقاء واحباب نے تاثرات میں کورس کی خصوصی اہمیت اور استفادے کا ذکر کیا اور نئے عزم و ولولہ سے اپنے گھروں کو رخصت ہوئے۔ پروگرام کی مختصر جھلکیاں درج ذیل ہیں۔

یکم اپریل: بعدازنماز عصر ابتدائی کلمات وتعارف کے بعد ''اسلام کا انقلابی منشور'' کی ویڈیو دکھائی گئی۔

2 اپریل: جناب فیض الرحمٰن نے ایمانیات ثلاثہ پر گفتگو کی۔ محمد امین سواتی نے اخلاقیات اور مرکزی ناظم دعوت وتربیت رحمت اللہ بٹر صاحب نے تنظیم اسلامی کے بنیادی ڈھانچہ کی وضاحت کی۔

3 اپریل: عبادات، رسومات اور رفقاء کے بنیادی اوصاف کے موضوعات پر محمد امین سواتی اور راقم نے اظہار خیال کیا۔

4 اپریل: عبادت رب، شہادت علی الناس اور اقامت دین کے عنوانات پر حبیب علی، علی شیر اور ممتاز بخت نے جبکہ انفاق فی سبیل اللہ، فریضۂ دعوت پر نبی محسن نے گفتگو کی۔

5 اپریل: مرکزی ناظم دعوت جناب رحمت اللہ بٹر نے تنظیم اسلامی اور دیگر تحریکوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا اور راقم نے دستور ونظام العمل کا مطالعہ کرایا۔ بعد میں فکر تنظیم کے حوالے سے مذاکرہ ہوا۔

6 اپریل: ہدایت اور الہدیٰ اور مہلکات اجتماعیت کے حوالے سے شوکت اللہ شاکر نے گفتگو کی۔ بعدازاں جہاد فی سبیل اللہ کے موضوع پر بانی تنظیم اسلامی کے خطاب کی ویڈیو دکھائی گئی۔

7 اپریل: خورشید انجم نے قرارداد تاسیس کا مطالعہ کرایا اور راقم نے تاثرات اور آخری ہدایات کے حوالے سے گفتگو کی۔

سیالکوٹ میں حلقہ خواتین کے زیر اہتمام سیرت النبی ﷺ پر خصوصی پروگرام

تنظیم اسلامی شمالی حلقہ خواتین سیالکوٹ کے زیر اہتمام نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ سے آگاہی کے حوالے سے ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام میں حُبِّ رسول کے اُن تقاضے کو جن کی تلقین خود نبی اکرم ﷺ نے فرمائی، مؤثر انداز میں بیان کیا گیا۔ ہدیۂ نعت کے ساتھ ساتھ تحفظ ناموسِ رسالت کے حوالے سے بھی گراں قدر معلومات فراہم کی گئیں۔ اس عنوان پر ایک کتابچہ بھی خواتین میں تقسیم کیا گیا۔ اس پروگرام سے پچاس سے زائد خواتین مستفید ہوئیں۔

اسی حوالے سے چند روز بعد حلقہ خواتین کے زیر اہتمام تنظیم میں شامل خواتین کی عملی تربیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سیرت النبی ﷺ پر ایک اور خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن حکیم سے ہوا۔ بعدازاں ہدیۂ نعت پیش کیا گیا۔ اِس کے بعد چند خواتین نے نبی اکرم ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مختصر تقاریر کیں جو اِن کی بہترین کاوشوں اور پُرخلوص جذبات کی ترجمان تھیں۔ اِس محفل میں تقریباً 60 سے زائد خواتین نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں سیرت النبیؐ کی روشنی عام کرنے کے سلسلے میں اپنی کوششوں کو تیز تر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا وآخرت میں کامیابی سے نوازے۔ (آمین)

(رپورٹ: رفیقہ تنظیم)

تنظیم اسلامی دیر شہر کے زیر اہتمام دعوتی وتربیتی اجتماع

تنظیم اسلامی دیر شہر کے زیر اہتمام 23 اپریل 2011ء کو شہر کے مختلف مقامات پر ایک روزہ دعوتی بیانات ہوئے۔ اس سلسلے میں بٹ خیلہ تنظیم کے ناظم دعوت مولانا امین سواتی کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ سب سے پہلا دعوتی بیان بعدازنماز عصر شالیمار جامع مسجد میں ہوا۔ موضوع تھا: فرائض دینی کا جامع تصور۔ مولانا موصوف نے عام فہم انداز میں بیان فرمایا۔

یہ بیان 25 احباب اور 6 رفقاء نے سماعت کیا۔ دوسرا بیان بعد از نماز مغرب جامع مسجد سیکنڈری سکول نمبر 1 میں ہوا۔ مولانا موصوف نے ''منہج انقلاب نبویؐ'' پر تفصیل سے بیان کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ انقلابی جدوجہد کے لیے ہمیں طریقہ اور لائحہ عمل سیرت محمدیؐ سے اخذ کرنا ہوگا۔ اس پروگرام میں بھی کثیر تعداد میں رفقاء واحباب نے شرکت کی۔ آخری بیان بعد از نماز عشاء جامع مسجد دیر سٹیڈیم میں ''عظمت قرآن'' کے موضوع پر ہوا۔ مولانا موصوف نے عظمت قرآن کے ساتھ ساتھ قرآن مجید کے حقوق پر ایمان افروز گفتگو کی۔ اس مسجد میں پہلے سے تبلیغی جماعت ٹھہری ہوئی تھی۔ جماعت کے امیر نے اس بیان کو بہت سراہا اور کہا کہ پہلی مرتبہ ہم نے ایسی گفتگو سنی۔ اس بیان کو 30 احباب اور 18 رفقاء نے سنا۔ عشائیہ کے بعد تربیتی نشست رکھی گئی تھی جس میں تمام رفقاء نے مختصراً 10، 10 منٹ بات کی۔ مولانا امین سواتی کے اختتامی کلمات کے ساتھ ہی یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ (رپورٹ: سعید اللہ خان)

تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان کا مشاورتی اجتماع

تنظیم اسلامی حلقہ بلوچستان کا مشاورتی اجتماع 30 اپریل 2011ء کو بعد از نماز عصر کوئٹہ میں حلقہ کے دفتر میں منعقد ہوا۔ اجتماع میں محبوب سبحانی، جاوید انور، عبدالسلام عمر، سلیمان قیوم، اقتدار احمد خان، ذوالقرنین، محمد اسحٰق، محمد سلیم، خواجہ ندیم احمد، نصیر اللہ مگسی، محمد عارف، محمد آصف، قدیر احمد شیخ اور تنویر احمد شیخ نے شرکت کی۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا۔ امیر حلقہ محبوب سبحانی نے آیات قرآنی کی تلاوت کی اور اُن کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد انہوں نے شرکاء کے سامنے گوشوارۂ آمدن وخرچ پیش کیا۔ بعد ازاں مرکز سے ملنے والے گراف کے ذریعے شرکاء کو تنظیمی حوالے سے حلقہ بلوچستان کی کیفیت سے آگاہ کیا اور حلقہ میں انفاق فی سبیل اللہ بڑھانے پر گفتگو کی۔ امیر حلقہ نے کہا کہ تمام رفقاء باقاعدگی سے انفاق کریں۔ نقباء اُسروں کی سطح پر انفاق کو بڑھانے اور ادائیگی میں باقاعدگی لانے کے لیے رفقاء کو ترغیب دیں۔ ذوالقرنین صاحب نے اس بات پر زور دیا کہ نقباء رفقاء کے انفرادی دعوت کے کام میں تیزی لائیں۔ شرکاء نے مبتدی تربیتی کورس کے لیے جگہ کے حصول پر بھی بات کی۔ امیر حلقہ نے کہا کہ ان شاء اللہ مسجد عائشہ صدیقہؓ میں اس کا بندوبست ہوجائے گا۔ اس کے بعد حاضرین کو مرکز سے موصول ہونے والے لیٹر سے آگاہ کیا گیا۔ حلقہ کی دونوں تنظیموں کے امراء کو لیٹر کی کاپیاں دی گئی۔ انہیں کہا گیا کہ اپنے علاقے کے کیبل آپریٹرز سے ملاقاتیں کرکے اُن کو تنظیم کے پروگرام نشر کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کریں۔ آخر میں اسروں کی کارکردگی بڑھانے پر بات ہوئی۔ نماز مغرب کے بعد یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ (مرتب: جاوید انور)

امریکی ڈرون حملوں کے خلاف حلقہ لاہور کا مظاہرہ اور واک

امریکی ڈرون حملوں اور جارحیت کے خلاف تنظیم اسلامی حلقہ لاہور کے زیر اہتمام 7 مئی 2011ء کو احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ پروگرام کے مطابق رفقاء نے نماز عصر مسجد شہداء میں ادا کی۔ نماز کے بعد مسجد میں مظاہرہ کا اعلان کیا گیا اور نمازیوں کو اِس میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ رفقاء مسجد کے صحن میں اکٹھے ہوئے اور امیر حلقہ کی ہدایت پر غازی محمد وقاص نے رفقاء کو ہدایات دیں۔ تمام رفقاء دو قطاروں میں بینرز، پلے کارڈز اور تنظیم اسلامی کے جھنڈے لے کر پروقار انداز میں مسجد کے باہر کھڑے ہوگئے۔ الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کی بڑی تعداد اس کی کوریج کے لیے موجود تھی۔ شاہراہِ قائداعظم کے دونوں اطراف رفقاء ناظم مظاہرہ کی ہدایات کے مطابق چلتے ہوئے فیصل چوک بالمقابل پنجاب اسمبلی ہال پہنچے۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جس کی سعادت حافظ وقاص نے حاصل کی۔ اس کے بعد فاروق گیلانی نے مظاہرہ کا پس منظر بیان کیا۔ تجمل حسن میر نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ایبٹ آباد آپریشن اور ریمنڈ ڈیوس جیسے واقعات نے حکمرانوں کے جھوٹ، فریب اور منافقت پر مبنی کردار سے پاکستانی قوم کو انتہائی پریشان اور دل گرفتہ کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ قبائلی بھائیوں پر ڈرون حملے حکومت کی شہ پر ہو رہے ہیں۔ حکمرانوں کی یہ پالیسی قوم سے غداری اور انتہائی ظلم و ناانصافی ہے۔ انہوں نے کہا کہ وقت آگیا ہے کہ مذہبی طبقات باہمی اختلافات کو پس پشت ڈال کر متحد ہوں اور قوم کی قیادت کریں اور حکومت پر امریکی اتحاد سے علیحدہ ہونے کے لیے دباؤ ڈالیں، ورنہ امریکہ اپنے مذموم عزائم کی تکمیل کے لیے پاکستان کے حصے بخرے کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔

امیر حلقہ محمد جہانگیر نے اپنے خطاب میں کہا کہ امریکی تہذیب وتمدن کی غلامی اپنانے والے حکمرانوں سے کسی خیر کی توقع رکھنا خام خیالی ہے۔ امریکہ کی بڑھتی ہوئی مداخلت پر حکمرانوں کی طفل تسلیوں سے پاکستان کی سالمیت کے حوالے سے خدشات بڑھتے جا رہے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ عرب ممالک کی صورتحال سے حکمرانوں کی آنکھیں کھل جانی چاہئیں کہ امریکہ کے کاسہ لیس حکمرانوں کو عوامی سیلاب کے سامنے بے بس ہونا پڑتا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ قبائلی مسلمانوں پر ڈرون حملے حکمرانوں کی مرضی سے ہو رہے ہیں۔ حکمرانوں پر دباؤ ڈالنا ہوگا کہ وہ اس ظالمانہ پالیسی کو ترک کریں۔ اُنہوں نے کہا کہ نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ میں جو حق و باطل کی جنگ ہے عالمی صلیبی قوت امریکہ کے ساتھ تعاون کرنا، اس کی خوشنودی کی خاطر اپنے قبائلی بھائیوں کے خلاف فوجی کارروائی کرنا، ڈرون حملوں کے ذریعے بے گناہ لوگوں کے قتلِ عام میں امریکہ کا ساتھ دینا، نہ صرف خود ملک کی تباہی اور قومی خودکشی ہے، بلکہ اللہ کے غضب کو بھڑکانے اور عذابِ الٰہی کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔

آخر میں تنظیم اسلامی کے بزرگ رفیق عبدالرشید رحمانی نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس کے بعد امیر حلقہ کی ہدایت پر رفقاء پُروقار انداز میں واپس چلتے ہوئے مسجد شہداء پہنچے اور نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد اپنے گھروں کو روانہ ہوگئے۔ اس پروگرام میں حلقہ کے رفقاء کی خاصی تعداد نے شرکت کی۔ (رپورٹ: محمد یونس)

حلقہ مالاکنڈ کے تحت دعوتی وتربیتی پروگرام

9 مئی 2011ء بروز اتوار صبح آٹھ تا ساڑھے گیارہ بجے تیمرگرہ میں رفقاء واحباب کا ایک دعوتی وتربیتی اجتماع ہوا، جس میں 81 رفقاء اور 39 احباب نے شرکت کی۔ اجتماع کا آغاز حافظ احسان اللہ کے درس قرآن سے ہوا۔ جس میں انہوں نے رفقاء کے اوصاف کو مؤثر انداز میں پیش کیا۔ درس کے بعد امیر حلقہ نے شرکاء کو خوش آمدید کہا اور اُن کے وقت ومال کے ایثار کی قبولیت کی دُعا کی۔ بعد ازاں ''رب'' کے مفہوم پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ جس ذات کا جہاں حکم چلتا ہو وہ اُس وقت اور علاقے کا رب ہے۔ اللہ کو رب ماننے کا مطلب یہ ہے کہ اُس کا حکم مانا جائے۔ اگلا موضوع ''عبادت رب'' تھا۔ اس پر جناب فیض الرحمٰن نے مدلل انداز میں گفتگو کی۔ انہوں نے واضح کیا کہ عبادت کا مفہوم بہت وسیع ہے۔ عبادت کا تصور زندگی کے انفرادی اور اجتماعی دونوں پہلوؤں پر حاوی ہے۔ محمد امین سواتی نے اپنے خطاب میں اقامت دین کے موجودہ طریقوں کی وضاحت کے بعد انقلاب کے نبوی منہج پر سیر حاصل گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ اسی طریقہ پر عمل پیرا ہو کر ہم وہ نظام عدل وقسط قائم کرسکتے ہیں، جس کی تلاش میں انسانیت سرگرداں ہے۔ انہوں نے کہا کہ انقلاب کے نبویؐ منہج

کی وضاحت وقت کی اہم ضرورت ہے، کیونکہ مسلمانوں میں جذبہ بہت ہے۔ افرادی قوت اور وسائل کی بھی کمی نہیں ہے۔ اصل مسئلہ طریق کار کا واضح نہ ہونا ہے۔ اس موقع پر سٹال بھی لگایا گیا تھا۔ سٹال سے شرکاء نے کتابیں خریدیں اور وہ کھانا کھانے کے بعد گھروں کو رخصت ہوگئے۔ پروگرام کے آخر میں ذمہ داران سے مشاورت ہوئی۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہماری یہ سعی قبول فرمائے اور ہمیں اپنی رضا نصیب کرے۔ آمین (مرتب: احسان الودود)

تنظیمی اطلاعات

حلقہ پنجاب شرقی میں مقامی تنظیم ''بہاولنگر'' کا قیام اور محمود اسلم کا بطور امیر تقرر

امیر حلقہ پنجاب شرقی کی جانب سے نئی مقامی تنظیم ''بہاولنگر'' کے قیام اور وہاں پر تقرر امیر کے لیے موصولہ اُن کی اپنی تجویز اور رفقاء کی آراء کی روشنی میں امیر محترم نے مرکزی عاملہ کے اجلاس منعقدہ 12 مئی 2011ء میں مشورہ کے بعد نئی مقامی تنظیم ''بہاولنگر'' کے قیام کی منظوری دی اور جناب محمود اسلم کو مذکورہ تنظیم کا امیر مقرر فرمایا۔

حلقہ لاہور کی مقامی تناظیم ''صدر'' اور ''گڑھی شاہو'' میں تقرر امراء

امیر حلقہ لاہور کی جانب سے مقامی تناظیم ''صدر'' اور ''گڑھی شاہو'' میں تقرر امراء کے لیے موصولہ اُن کی اپنی تجویز اور رفقاء کی آراء کی روشنی میں امیر محترم نے مرکزی عاملہ کے اجلاس منعقدہ 12 مئی 2011ء میں مشورہ کے بعد جناب عمران علی کو مقامی تنظیم ''صدر'' اور شکیل احمد کو مقامی تنظیم ''گڑھی شاہو'' کا امیر مقرر فرمایا۔

تنظیم اسلامی کا پیغام
نظام خلافت کا قیام

دعائے مغفرت کی اپیل

- O امیر تنظیم اسلامی کے مشیر خصوصی برائے تربیتی امور ڈاکٹر عبدالسمیع کی والدہ گزشتہ دنوں رحلت فرما گئیں
- O تنظیم اسلامی حلقہ کراچی شمالی کے ناظم شجاع الدین شیخ کی ہمشیرہ رحلت فرما گئیں
- O تنظیم اسلامی کے نائب ناظم نشر و اشاعت محمد سمیع کی ہمشیرہ وفات پا گئیں
- O انجمن خدام القرآن سندھ، کراچی کے سابق صدر زین العابدین (مرحوم) کی والدہ خالق حقیقی سے جا ملیں
- O تنظیم اسلامی حلقہ حیدرآباد کے ناظم تربیت محمد دین میو کا بھانجا وفات پا گیا
- O تنظیم اسلامی نوشہرہ کے رفیق اصغر علی کے بھائی بقضائے الٰہی وفات پا گئے
- O ہری پور (حلقہ پنجاب شمالی) کے رفیق تنظیم عبدالقیوم کے والد کا انتقال ہوگیا
- O تنظیم اسلامی حلقہ کراچی شمالی (وسطی) کے رفیق شیخ منصور رونی کے چچا رحلت فرما گئے
- O قرآن اکیڈمی کراچی کے امیر فیصل منصوری کی نانی رحلت فرما گئیں
- O شاہ فیصل ملیر کراچی تنظیم کے ناظم دعوت فرحان اقبال کی نانی کا انتقال ہوگیا
- O کلفٹن کراچی تنظیم کے رفیق اسد محبوب کے بھائی خالق حقیقی سے جا ملے
- O تنظیم اسلامی ہارون آباد نمبر 2 کے رفیق محمد حبیب کے چچا وفات پا گئے
- O حلقہ کراچی شمالی کے ملتزم رفیق سید وسیم الدین رحلت فرما گئے

اللہ تعالیٰ مرحومین و مرحومات کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین اور رفقاء سے بھی دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

اللّٰھم اغفرلھم وارحمھم وادخلھم فی رحمتک وحاسبھم حساباً یسیراً

دعائے صحت کی اپیل

فورٹ عباس تنظیم کے ملتزم رفیق محمد فاروق کے بیٹے شدید علیل اور زیر علاج ہیں۔ اللہ انہیں شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ قارئین سے بھی اُن کے لیے دعائے صحت کی اپیل ہے۔

ضرورت رشتہ

☆ حاصل پور (ضلع بہاولپور) کے رہائشی رفیق تنظیم کو اپنی بہن (خلع یافتہ، ایک بیٹا ساتھ ہے) عمر 31 سال، تعلیم ایف اے، دراز قد کے لیے دینی مزاج کے حامل نوجوان کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0321-7957809

☆ کراچی میں رہائش پذیر بیوہ، عمر 45 سال کے لیے، دینی مزاج کا حامل رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0321-3899909

☆ لاہور میں رہائش پذیر کشمیری شیخ فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 22 سال، تعلیم بی ایس (آنرز) صوم وصلوٰۃ کی پابند کے لیے دینی مزاج کے حامل برسر روزگار، تعلیم یافتہ گھرانے سے رشتہ درکار ہے۔ برائے رابطہ:

0322-4654511، (042)35181110

☆ سید فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 33 سال، تعلیم ایف اے، خلع یافتہ (بچہ کوئی نہیں) کے لیے دینی مزاج کے حامل نوجوان کا رشتہ درکار ہے۔ دوسری شادی کے خواہش مند بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

برائے رابطہ: 0321-8559092

☆ ایئر فورس آفیسر کو اپنی بیٹی، عمر 29 سال، سافٹ ویئر انجینئر، قد 5 فٹ، پابند صوم وصلوٰۃ (ملازمت پیشہ) کے لیے دیندار گھرانے سے تعلیم یافتہ، پابندِ صوم وصلوٰۃ برسرِ روزگار لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ والدین رابطہ کریں۔

برائے رابطہ: 0306-5023355

☆ رفیق تنظیم اسلامی کو اپنی صاحبزادی، عمر 20 سال، فائن آرٹ تیسرے سال کی طالبہ، نماز روزے کی پابند کے لیے نیک گھرانے سے دینی مزاج کے حامل برسر روزگار لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ کراچی کے رہائشی کو ترجیح دی جائے گی۔

برائے رابطہ: 0321-2507803

then shout so loudly that no one in the client state would have the courage to stand up and say: wait a minute, before we tell you how and why Osama was resting in that house in Abbottabad, can you explain how did you violate international law and enter our airspace?

All the so-called friend of Pakistan had to do before landing in Pakistan was to make a statement in Kabul, alleging that "disturbing evidence" has been found which reveal Pakistan's involvement with the Taliban and Islamabad and Rawalpindi started to shake. Senator John Kerry's brief stay in Islamabad must have been one of the most rewarding of his entire career: the entire Pakistani military and political establishment was lined up before hand to receive him and listen to the minimum set of new operative instructions and say: we believe and we obey.

Mr. Kerry returned home to a chorus of "cut the aid", which was well-orchestrated with everyone knowing already that there was no "aid" to cut; these are payments for services extracted at gunpoint and paid in cheap: there is no other army in the world which can devote its existence, its setup exclusively to fight another country's illegal, immoral and criminal war.

Those who are being assassinated by drones in the remote regions of Pakistan have nowhere to go: the army is actually part of the operation; the government shares the vision and operational tactics of those pressing the buttons, while the opposition is utterly impotent. It can only make loud claims: "We will not tolerate the next attack". Note: it is always the "next attack".

Poor Imran Khan, he can never muster enough support to march to Islamabad. He can only give long due dates to the predators. The last one was actually one whole month! Perhaps there is no other indicator of his ineffectiveness than the latest stunt of sit-ins he organized in Peshawar. But perhaps it is not Imran Khan; perhaps it is Pakistan's beaten civil society, its teaming but hopeless millions, who are the real cause of the rule of Pakistan's US client over the entire setup. These teaming millions have been thrust into a race for the survival and all potency has been extracted from their blood. They can hardly be counted for any change. Thus, darkness descends from all side, making it possible for a few hundred US clients to do what they will to this nation. *(Courtesy: Daily "The News")*

تنظیم اسلامی کی پیش کش

امیر تنظیم اسلامی حافظ **عاکف سعید** صاحب

یا دیگر مرکزی ذمہ داران تنظیم **کا**

مرکزی خطابِ جمعہ

جو بالعموم تذکیر بالقرآن، حالات حاضرہ پر تبصرے اور آئندہ کے لائحہ عمل پر مشتمل ہوتا ہے

اب آپ ہر ہفتے اپنی جگہ پر سُن سکتے ہیں

جن شہروں میں کوریئر سروس موجود ہے وہاں بذریعہ کوریئر، بصورت دیگر ڈاک کے ذریعے اس خطاب کا کیسٹ اگلے ہی دن یعنی ہفتے کے روز آپ کے پتے پر ارسال کر دیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

ممبر بنیں اور استفادہ کریں

سالانہ ممبر شپ فیس۔ 1000 روپے **﴿TDK کیسٹ﴾**

مرکز تنظیم اسلامی میں نقد، منی آرڈر یا پھر ڈرافٹ کے ذریعے رقم جمع کروائیں اور رسید حاصل کریں

نوٹ: یہی خطاب جمعہ بذریعہ Internet ہماری ویب سائٹ www.tanzeem.org سے براہ راست یا Download کر کے بھی سنا جا سکتا ہے۔

تنظیم اسلامی

67/A علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو لاہور

مزید معلومات کے لئے درج ذیل نمبرز پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

فون نمبرز 6316638/6366638 فیکس: 6271241

Email:markaz@tanzeem.org

websit:www.tanzeem.org

امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کا

خصوصی انٹرویو

ماہنامہ "Legal Affairs"

میں شائع ہو گیا ہے، جس میں امیر محترم نے خودکش حملوں، خلافت کا موجودہ دور میں قیام، ضیاء الحق کا اسلام، فنڈامینٹل ازم کیا ہے؟ سمیت اور بہت سے اہم سوالات کے جوابات دیئے ہیں۔

یہ شمارہ تنظیم اسلامی کے تمام مکتبہ جات پر دستیاب ہے۔

آپ قرآن اکیڈمی، لاہور سے براہِ راست بھی منگوا سکتے ہیں۔

مکتبہ خدام القرآن

36-K، ماڈل ٹاؤن، لاہور

فون: 3-042-35869501

Dr. Muzaffar Iqbal

DARKNESS DESCENDS

Pakistan's current political establishment consists of a dysfunctional parliament beholden to the dictates of about a dozen failed, incompetent, and --- in most cases --- corrupt individuals; an equally dysfunctional senate that has no independence whatsoever; a presidency that is actually the hotbed of party politics; a prime minister who he is not answerable to the parliament in any real sense like prime ministers usually are; and a disempowered electorate. Its military establishment has not only failed the nation time and again, but it is actually a system that is now beholden to the United States for its very survival. Its re-activated judiciary has been unable to make its writs go beyond a limited facile implementation. Thus, all three pillars of a modern state are dysfunctional in the Islamic Republic. An impotent official opposition and a powerless unofficial opposition complete the scene.

Given this state of affairs, the United States of America has been able to establish its writ over the entire system. In fact, Pakistan has been a cheap buy: Egypt has been receiving 2 billion dollars per year since 1979; Israel's portion for 2010 was 2.775 billion dollars. Both numbers are official; both consist of military aid and exclude other money. Pakistan, in comparison, has been an orphaned beggar throughout its history of dependence on US aid. Only in recent years, there has been a significant increase, but that most of this new money is hypothetical aid, not real, as it mostly is by way of payments for services rendered for the US occupation of Afghanistan and its interminable war of terror. And most of this money has been for military, which has made the Pakistani military a client of the United States. Its politicians were already US clients and thus the fate of the country has now been sealed.

If Pakistan did actually receive some $2.7 billion in "aid and reimbursements" from Washington in fiscal year 2010, as is being claimed, then that money must have been either fake or those who received it must have dug a very deep hole in some inaccessible realm, for all of Pakistan's social indicators show a sharp decline in country's development for a period during which this money came into the country. From education to health systems and from roads to power, there is a sharp deterioration visible everywhere. Hence, if that money has gone to the military establishment, then Pakistanis must wake up from their slumber and have a system in place to control their military.

But regardless of that money --- or rather because of that money --- Pakistan's defence has reached its lowest depths since independence: Pakistan cannot even have one single plane flying without some part of that plane remaining hostage to a functional dependency on the United States, may it be short term or long term; may it be in terms of the radar system it uses or its actual engine which makes it fly. And like the cat which taught all its tricks to the lion except climbing a tree, the US holds the magic key to the very functionality of Pakistan's entire military operation. One turn of that magic key and it can render Pakistan's military completely dysfunctional and lands its helicopters in the heart of Pakistan's military establishment and